علمی فنی تحقیقی تجدیدی و تخلیقی اور اصلاحی جریدہ داعی و ترجمان حقانیتِ طبِ قدیم و قانون مفرد اعضاء (فطری قانونِ صحت)

بلڈ پریشر اور اسکا علاج

تعارف

حکیم مسلم ناصر شکیل (فرزندِ ارجمند حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

نقطہ متقاضیٔ غور و فکر **حکومت کو درپیش چیلنجز اور روزمرہ نئی نئی پھوٹتی اور پھیلتی ہوئی جراثیمی وبائیں!!**
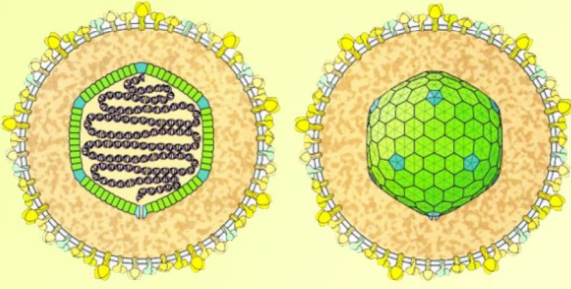
اخلاط جراثیم کُش ہوتی ہیں!

اخلاط چار ہیں

- امراض کی قارورہ (Urine) سے تشخیص
- زیکا وائرس

علاماتِ تشخیصِ امراض و تحریک

(ہونٹ اور زبان)

تعارف: صابر شاہین فاؤنڈیشن اور قانونِ صحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اغراض و مقاصد و ادّعٰی

صابر شاہین فاؤنڈیشن®

۱۔طب قدیم وقانونِ مفرد اعضاء (فطری قانونِ **صحت**) کی فوقیت طبِ جدید (ڈاکٹری) پر نمایاں طور پر واضح کرنا۔

۲۔ماڈرن سائنس کی روشنی میں مغربی طب (ڈاکٹری) کو ''**عملی طور**'' پر ''غلط طریقہ علاج'' ثابت کرنا۔

۳۔ملکی نباتی ادویات کی خوبیوں کو بیان کرنا اور استعمال کی ترغیب دینا۔مغربی طب کی ادویات کے نقصانات کو ظاہر کرنا۔عوام کو مغربی طریق علاج (ڈاکٹری) کی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔

۴۔''یونانی طب کی غلط قیادت'' اور ''بےعمل جماعتوں'' کو ختم کرنا۔

۵۔ملک بھر میں فری شفا خانے اور صحیح طبی تعلیم کیلئے بہترین علمی وفنی طبی درسگاہوں کا قیام عمل میں لانا۔

۶۔''رجسٹریشن'' میں یونانی طب اور اطباء کے وہی حقوق حاصل کرنا جو مغربی طب اور ڈاکٹروں کو حاصل ہیں۔

۷۔یونانی طب کا صحیح علم رکھنے والے اطباء کو ملک بھر میں پھیلانا جو مغربی طب کے غلط اصولوں سے پورے طور پر واقف ہوں۔

۸۔حکومت، والیانِ ریاست وصاحب اختیار واقتدار، وکلاء وججز، رؤسا اور امرأ کو یونانی طب (طب قدیم) سے روشناس کرا کے اُنہیں اس فن کی سرپرستی، امداد اور ہمدردی پر آمادہ کرنا۔

۹۔طب قدیم کے اصولوں اور فطری قوانین کے تحت اس میں ضرورت کے مطابق اصلاح اور تجدید کرنا۔

نوٹ: یہ سمجھنا قطعاً غلط ہے کہ مغربی طب (ڈاکٹری) طب یونانی کی ترقی یافتہ صورت ہے البتہ ڈاکٹری اب تک یونانی طب سے ضرور مستفید ہو رہی ہے۔فطرت اپنا آپ منوالیتی ہے خواہ دیر آید۔

ایسا خیال بھی درست نہیں کہ دونوں طریق علاج ایک ہی قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور دونوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ایسا خیال کرنے والے دونوں طریق علاج سے ناواقف ہیں

یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے کہ یونانی طب میں ''قدیم'' کا لفظ صرف زمانی امتیاز اور فضیلت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جہاں تک اس کے قوانین اور افادیت کا تعلق ہے وہ آج بھی قانونِ فطرت کے مطابق ہیں۔

یہ خیال بھی بالکل بے اصل ہے کہ یونانی طب کے قوانین، تشخیص، خواص الادویہ اور طریق علاج وغیرہ میں مغربی طب کے ذریعہ اصلاح اور تجدید کی جا سکتی ہے۔

علمی فنی تحقیقی تجدیدی وتخلیقی اور اصلاحی جریدہ

داعی وترجمان حقانیت طب قدیم وقانون مفرد اعضاء (فطری قانون شفاء)

عالم انسانیت کے لئے پیغامِ شفاء

جمادی الاول ۱۴۳۷ | چیت 2072 | 2016ء مارچ | جلد 1 شمارہ 3 | چیف ایڈیٹر: حکیم رانا محمد احمد

رجسٹرڈ PCPB 462-S

صحت مند زندگی کیلئے

”بھوک پیاس کے مطابق کھاؤ پیو، لیکن بسیارخوری نہ کرو۔“

بیاد

حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

حکیم انقلاب المعالج ثانی محمد صدیق شاہین رحمۃ اللہ علیہ

زیرانتظام واہتمام

صابر شاہین فاؤنڈیشن® لاہور

زیرسرپرستی

حکیم مسلم ناصر شکیل (فرزند ارجمند حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

Sabirahaheenfoundation@yahoo.com

www.facebook.com/Sabirshaheenfoundation

042-37580888 0301-4316510

فہرست مضامین

ذیلی آفس

خط وکتابت وترسیل زر

چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

علاج بالغذا مدنی بیت الحکمت علاج بالدوا

042-37580888 0301-4316510

قیمت 50 روپے

اندرون ملک

زرسالانہ 600 روپے

کمپوزنگ، ڈیزائنگ، ترتیب، ٹائٹل

حکیم میاں محمد عرفان شہزاد

0321-4287898

ناشر حکیم رانا محمد احمد نے آئی اینڈ سائٹ پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر صابر شاہین فاؤنڈیشن® لاہور کے دفتر بمقام مدنی بیت الحکمت چوک یتیم خانہ لاہور سے شائع کیا

0300-4213542 ★ 042- 37580888

Sabirshaheenfoundation@yahoo.com

.facebook./Sabirshaheenfoundation

بنک اکاؤنٹ MUCB 05220936710035
ICHHRA BRANCH
SABIR SHAHEEN FOUNDATION

آپ کے طبّی مسائل اور ان کا حل

اپنے طبّی مسائل لکھتے وقت مریض کے بارے میں درج ذیل معلومات فراہم کریں

۱. نام 2. عمر 3. جائے پیدائش ۴. جائے پرورش 5. پیشہ 6. علامات مریض
7. اب کس جگہ رہائش پذیر ہیں 8. رنگ (گندمی، سفید یا بلیک)

حکماء حضرات اپنے تجربات و مشاہدات کو مفاد عامہ اور خدمت خلق میں ایک قدم اور بڑھاتے ہوئے ماہنامہ شفاءالدھر لاہور کے صفحات کو رونق بخشیں۔

نوٹ: مجربات کی تشریح میں مشینی، خلطی اثرات، خواص وافعال بالاعضاء والاخلاط بیان فرمائیں۔

گذارش! تمام مضمون نگار احباب سے گذارش ہے کہ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصی خیال فرمائیں!

❁ مضمون علمی، تحقیقی اور حقائق پر مبنی ہو ❁ خوشخط تحریر کریں۔ ❁ ورق کی ایک جانب لکھیں

خط وکتابت بنام مدیر مسؤل بیت الحکمت مدنی (علاج بالغذا علاج بالدوا) چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

ماہنامہ ''شِفَاءُ الدَّھر'' عالمِ دنیا کے ہر فیلڈ کے معاشرتی، جسمانی، روحانی، اخلاقی، تمدنی، و عمرانی امراض اور روگوں کا شافی و قابل اعتماد علاج پیش کرتا ہے۔

خاص کر دنیائے طب و صحت میں علاج بالغذاء اور علاج بالدّواء کی اہمیت و افادیت بین الاقوامی سطح پر اجاگر کی جائے

امراض و عوارض کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے کے لئے عام فہم سہل الحصول تدابیر اور غذائیں پھل، سبزیاں اور میوہ جات کے مواقع ہائے استعمال کو ایک عام آدمی بھی جان سکے۔ تاکہ وہ حسب ضرورت ان کے فوائد و اثرات سے متمتع ہو سکے۔

ہمارے گردو پیش قدرت نے اپنی ازلی و ابدی فیاضی سے کام لیتے ہوئے بے شمار اشیاء پیدا فرما رکھی ہیں۔ جو ہماری بدنی، جسمانی، ذہنی و روحانی بیماریوں کا تیر بہدف و شافی علاج ہوتی ہیں۔ لیکن ہم ان سے آگاہ اور باخبر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے فوائد سے محروم رہتے ہیں۔

ماہنامہ ''شِفَاءُ الدَّھر'' خالصتاً طبی مقاصد اور علمی و فکری، تحقیقی و تخلیقی اغراض کو پورا کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اور یہ علاج بالغذاء بمطابق قانون مفرد اعضاء (فطری قانونِ صحت) اور فلسفہ و تحقیقِ مزید کی ترویج و اشاعت کے لئے کام کرنے کا عزم لے کر اٹھا ہے۔

گھر بیٹھے ماہنامہ ''شِفَاءُ الدَّھر'' وصول کیجئے

قارئین کرام: گھر بیٹھے ماہنامہ ''شِفَاءُ الدَّھر'' حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں۔

فی شمارہ 50 روپے، زر سالانہ 650 روپے، بیرون ملک 55 ڈالر بمع ڈاک خرچ **بذریعہ منی آڈر / بینک ڈرافٹ 650 روپے** بمع ڈاک خرچ (یا بنام چیف ایڈیٹر RANA MOHAMMAD AHMAD کے اس 03414658319 ٹیلی نار کے اکاؤنٹ میں جمع کروا کر اطلاع دیں،) **بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے** ''شِفَاءُ الدَّھر'' **وصول کریں،**

اور اپنی صحت کی حفاظت کے اصول اور بیماریوں کا علاج واحتیاطی تدابیر اور علاج بالغذاء موسمی پھل، سبزیوں اور اناجوں کا صحت مند انداز میں استعمال جانئے اور صحت برقرار رکھئیے۔

نوٹ: ڈاک نہ ملنے کی صورت میں اس نمبر پر بذریعہ ایس ایم ایس 03214287898 اطلاع دیں۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

پھر کیوں قرآن پر غور نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں

محبت رسول ﷺ .... ایمان کی آکسیجن

ہے: قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَاَبۡنَآؤُکُمۡ وَاِخۡوَانُکُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ وَعَشِیۡرَتُکُمۡ وَاَمۡوَالُ اقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۴﴾ (التوبة:۲۴) ترجمہ: ”تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ راستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔“

آکسیجن انسان کی بقا کے لیے بنیادی اور سب سے اہم ضرورت ہے۔ کھانا پانی ایک مدت تک نہ بھی ملے تو انسان زندہ رہ سکتا ہے، لیکن آکسیجن تھوڑی دیر کے لیے بھی نہ ملے تو انسان کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ خون میں آکسیجن کی مقدار اور دباؤ میں کمی کے باعث انسان کی حالت نازک اور تشویشناک ہو جاتی ہے۔ دراصل ہمارا جسم کروڑوں خلیوں کا مرکب ہے اور خلیہ ہی زندگی کی بنیاد ہے اور آکسیجن ہر خلیے کی بنیادی ضرورت۔ اگر خلیوں کو حسبِ ضرورت آکسیجن نہ ملے تو ان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور خلیوں کی موت ہی انسان کی موت ہے۔ سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچائی ہوئی آکسیجن خون کے دوران کے ساتھ ساتھ دل سے ہوتی ہوئی جسم کے کروڑوں خلیوں تک پہنچتی ہے۔

آکسیجن دل ودماغ اور جگر آنکھوں، کانوں اور جسم کے دوسرے حصوں میں باقاعدگی کے ساتھ پہنچتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجے میں دل ودماغ، آنکھیں اور کان نہایت عمدگی کے ساتھ اپنا اپنا کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ آکسیجن کی کمی کی وجہ سے نہ صرف غنودگی، ذہنی تھکان، سر درد اور متلی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ تشنج، اینٹھن اور جھٹکے شروع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات انسان کوما میں چلا جاتا ہے، جس کی وجہ سے فیصلے کرنے کی قوت اور یادداشت بُری طرح متاثر و باطل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو دل، دماغ، آنکھوں اور کانوں کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، وہ صرف طبعی کارکردگی کے لیے ہی نہیں ہیں کہ دل صرف خون کے دوران کے لیے پمپ کا کام کر رہا ہو، دماغ انسانی جسم کی نشوونما یا انسانی احساسات، جذبات، حرکات و سکنات کے لیے احکامات جاری کرنے ہی میں مصروف ہو، آنکھیں صرف دیکھ رہی ہوں یا کان صرف سُن رہے ہوں، بلکہ نفسانی اور روحانی کارکردگی میں بھی ان کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ آنکھیں نہ صرف دیکھ سکتی ہیں بلکہ حق و باطل میں تمیز بھی کر سکتی ہیں، کان نہ صرف سُن سکتے ہیں بلکہ سُن کر حق و باطل میں فرق کو محسوس کر سکتے ہیں۔ آنکھوں اور کانوں کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر دماغ تدبر کرتا اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کر سکتا ہے پھر اس فیصلے کو دل قبول کر بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔

جسم کے ساتھ ساتھ روح کو بھی آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ محبت رسول ﷺ ایمان کی آکسیجن ہے جو روح کو تقویت پہنچاتی ہے۔ یہ آکسیجن جس قدر وافر، شفاف اور منزہ ہوگی، اس قدر ایمان مضبوط ترین اور روح حق شناس ہوگی۔ جن لوگوں کے پھیپھڑوں ودلوں میں محبت رسول ﷺ کی آکسیجن پہنچتی رہتی ہے اور ان کی آنکھیں کان اور دماغ حق کو نمایاں کرتے اور اس کی تائید کرتے ہیں جس کی وجہ سے دل حق کو قبول کر لیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے لامحدود اور غیر مشروط محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ اگر اس میں خامی ہوگی، تو ایمان ناقص ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت، مومن کا گراں بہا سرمایہ ہے اور کسی مومن کا دل اس سے خالی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہی محبت مقصود حقیقی کے قرب اور اس کی ذات وصفات کے صحیح تصور کا واحد ذریعہ ہے۔

نقطۂ متقاضیٔ غور و فکر

حکومت کو درپیش چیلنجز اور روزمرہ نئی نئی پھوٹتی اور پھیلتی ہوئی جراثیمی وبائیں!!

تحریر: استاذالحکماء حکیم محمد رفیق شاہین

پاکستان کیا اکثر ممالک میں پولیو، ڈینگی، ایڈز، ہیپاٹائٹس، ٹی بی، برڈ فلو وغیرہ کے بعد کانگو وائرس، زیکا وائرس، ایبولا وائرس، ڈیزیز وغیرہ جیسی نئی نئی وبائیں پھوٹ اور پھیل رہی ہیں۔

پولیو، ایڈز، ہیپاٹائٹس، برڈ فلو، سوائن فلو وغیرہ کی ویکسی نیشن کرنے کے بعد بھی مذکورہ بیماریوں سے متاثرہ بچے اور افراد کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ جبکہ حالیہ پولیو ویکسی نیشن کے قطرے بچوں کو کئی بار پلائے جاچکے ہیں اور یہ سلسلہ بڑے زور و شور سے حکومتی سرپرستی میں جاری ہے۔ اسی طرح ڈینگی بخار میں مبتلا مریضوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ آجکل کانگو وائرس، ایبولا وائرس، سوائن فلو اور زیکا وائرس (جس کا طبّی نام مائیکرو سفالی (Micro Cephaly) بتایا جارہا ہے) اور میلیو ڈوسس کا چرچا بھی عام ہے۔ ہمارے ملک پاکستان بلکہ تمام ممالک میں حکومتی سطح پر بھی اور عوامی سطح پر بھی ان سے بچنے کی تدابیر کی جارہی ہیں عوام الناس کے لئے ان سے آگاہی مہمات شروع ہیں۔ میڈیا کی بیان کردہ معلومات کے مطابق ان وباؤں سے کتنی ہی اموات ہو چکی ہیں۔

اخبارات کے مطابق پچھلے سال میں حکومت پنجاب کے محکمہ لائیو اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے کانگو وائرس کے پھیلنے کا خدشہ ظاہر کرکے پنجاب کی تمام ضلعی حکومتوں کو اس سے آگاہ بھی کیا تھا۔ ان کے مطابق کانگو وائرس، چیچڑی (جو کہ بھینسوں اور گائیوں کے اجسام پر گندگی و تعفن کی وجہ سے پیدا ہونے والا کیڑا ہے جیسے انسانوں کے جسم پر جوئیں، بلیوں پر پسو، چارپائیوں، کرسیوں میں کھٹمل وغیرہ ہوتے ہیں) میں طفیلی طور پر پایا جاتا ہے۔ انکے مطابق جب یہ چیچڑیاں مویشیوں کو کاٹتی ہیں تو یہ کانگو وائرس خون میں شامل کردیتی ہیں یہ مویشوں کو تو نقصان نہیں پہنچاتا البتہ انسانوں کے لئے خطرناک اور ہلاکت خیز ہے۔ اس لئے ان مویشوں کو ذبح کرتے وقت خون کو یا بعد میں کسی بھی خون آلود گوشت کو ہاتھ نہیں لگائیں اس کو دستانے پہن کر دھوئیں۔ ورنہ یہ وائرس انسان کے جسم میں داخل ہو کر دوسرے انسانوں کو بھی متاثر کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ

غور طلب اور سوچنے والی بات ہے کہ کانگو وائرس مذکورہ مویشیوں کے خون میں ہوگا تو لامحالہ ان کے دودھ اور گوشت میں بھی ہوگا۔ جو ان چیزوں کے کھانے پینے والے انسانوں کو لگ سکتا ہے۔ ایسے ہی آہی واہی کہے جانا ہے۔ ایسے لوگ جو اپنے آپ کو ماہرین صحت کہلاتے ہیں نہ امراض کی ماہیئت سے واقفیت رکھتے ہیں اور نہ ہی امراض کے پیدا ہونے اور پھیلنے کے اسباب سے کوئی سروکار، نہ کوئی تحقیق۔ پس عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے ایسی ہی بے سود اور نہ کر سکنے والی احتیاطیں بتائی جارہی ہیں۔ اسی طرح پچھلے برس ایبولا وائرس کے بارے میں خوف و ہراس پھیلایا جارہا تھا۔ اور آج کل زیکا وائرس جو کہ "اے ایڈیز (Aedes)" نامی مچھر میں طفیلی طور پر پایا جاتا ہے، اور حاملہ خواتین کے جنین کے دماغ پر اثر انداز ہو کر دماغ و سر کی نشوونما کو روک دیتا ہے، اور بچہ کا سر چھوٹا رہ جاتا ہے، اور محققین کے مطابق یہ وائرس ایڈیز نامی مچھر کے کے کاٹنے سے پھیلتا ہے، یا پھر اس جرثومہ کی حامل خاتون سے جنسی تعلق سے۔

کیونکہ موسم بہار، گرما شروع ہونے والے ہیں، اور ان میں مچھر، مکھی وغیرہ خوب پیدا ہو جاتے ہیں، دوا ساز و دواء فروش

کمپنیاں پیشگی زیکا وائرس کا واویلہ کر رہی ہیں، تاکہ عوام الناس میں خوف وہراس پیدا ہو اور وہ انکی تیار کردہ نام نہاد حفاظتی ویکسین، لوشنز وغیرہ خریدنے پر مجبور ہوں، حاملہ خواتین ناقص وچھوٹے سر والا بچہ پیدا ہونے کے ڈر سے اسقاط کروانے پر مجبور ہوں، پھر مستقل طور پر بیمار اور کمزور ہوں، پھر دواء ساز ودواء فروش کمپنیوں کا بھی اور ڈاکٹر وسرجنز صاحبان کا بھی ذریعہ روزی بنا رہے۔

یہ سب مادیت اور دولت کی پجاری، خود غرض، لالچی اور انسانیت دشمن ملٹی نیشنل کمپنیوں کا (اپنی تیار کردہ، نام نہاد ویکسین، ادویہ اور لوشن بیچنے کا) پراپگینڈہ ہے، جن کا مقصد ان خاص موسمی وماحولیاتی امراض کو خطرناک ولا علاج کا ڈھنڈورہ پیٹ کر نئے نئے ناموں اور وائرسوں کے نام سے موسوم کر کے پہلے عوام وخواص میں خوف وہراس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور پھر ان کی ویکسی نیشنز، حفاظتی ادویہ اور علاجی ادویہ کا واویلا کر کے اپنی مضر صحت اور فائدہ سے زیادہ سائیڈ ایفیکٹس چھوڑنے والی ادویہ کا پرچار کرنا اور بیچنا ہوتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رہے کہ جراثیم تخلیق کائنات ومخلوقات کے وقت سے ہی چلے آرہے ہیں لیکن فطری قانونِ صحت وضرورت کے تحت، مواقع اور ماحول کے مطابق کم وبیش یا ناپید ہوتے رہتے ہیں ۔ حکماء اور اطباء قدیم کی کتب مثلاً ''القانون فی الطب'' و''شرح الاسباب لابن نفیس'' و''ذخیرہ خوارزم شاہی'' وغیرہ میں ان کا ذکر موسمی وتعفنی امراض وعوارض کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اور ان کے شافی وکامیاب علاج کی تدابیر بھی۔ جن پر عمل کر کے مطب پر آنے والے مریضوں کا شافی علاج کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ!!

ایلوپیتھی نے ماہئیت الامراض وتشخیص الامراض اور حفظانِ صحت وعلاج الامراض میں جراثیم کو داخل کر دیا ہوا ہے۔ جس سے وہ امراض کی صورت میں جسم انسان کے بنیادی اعضاء کے حقیقی مطالعہ کی بجائے جراثیم کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جس جس مرض کے جراثیم تلاش کر لیے جائینگے ان امراض پر قابو پالیا جائے گا۔ لیکن کتنے ہی قسم کے جراثیم دریافت کر لیے گئے ہیں کیا ان کے متعلقہ امراض پر قابو پالیا گیا ہے؟ امراض پر قابو پانا تو ایک طرف رہا۔ امراض ہیں کہ بڑھتے ہی جارہے ہیں بڑھتے ہی نہیں بلکہ پیچیدہ سے پیچیدہ شکل وصورت اختیار کرتے جارہے ہیں، نئی نئی شکلوں میں پیدا ہوتے جارہے ہیں

یہ سب غلط طریقہ علاج کی بناء پر ہو رہا ہے۔ جو طریقے یا ادویہ جراثیم کو مارنے کے لئے استعمال کی جارہی ہیں جراثیم کو تو شاید وقتی طور پر ختم کر دیں یا عصبی حس کو مخدر وسن کرنے والی پین کلر سے وقتی طور پر سکون حاصل کر لیں۔ لیکن جراثیم کے ساتھ جسم کے انسجہ بھی مردہ ہوتے چلے جاتے ہیں جو بعدہٗ کینسر کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ موجودہ دور اور حالاتِ حاضرہ میں آئے روز نئی نئی امراض کی پیدائش انہی جراثیم کش زہریلی ادویہ ''انٹی بائیوٹک'' کے مابعد اثرات کا نتیجہ ہے۔ دوسرے یہ امر یاد رہے کہ فضاء وماحول سے تو وہ جراثیم ختم نہیں کر سکتے۔

نظام قدرت میں کتنی ہی اقسام کے زہریلے جاندار اور جراثیم پائے جاتے ہیں جن میں سے صرف کچھ کا علم انسان کی دسترس میں آیا ہے۔

کیا کائنات میں موجود ہر جراثیم کے لئے جراثیم کش یا اس کے زہر کو ختم کرنے والی ادویات ایجاد کرتے پھریں گے۔!!! کیا کائنات کا اس طرح احاطہ کر لیں گے ؟؟؟

تیسرے یہ جراثیم زہریلے اثرات کے ساتھ ساتھ بہت سے مفید اور علاجی شفائی خواص بھی رکھتے ہیں۔ بلکہ جسم میں جہاں جراثیم پیدا ہوتے ہیں وہاں زہریلے اور فساد وخرابی پیدا کرنے والے مواد کو کھانے، ختم کرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں جو وہاں

پر تخمیر پیدا کر کے اور غیر ضروری اور فاضل وبگاڑ پیدا کرنے والے مواد وزہر کو ختم کرنے کے لئے فطری شفائی قانون کے تحت پیدا ہوتے ہیں۔ایلو پیتھی جراثیم کش ادویہ سے ان کو ختم کر کے مرض کو پیچیدہ بلکہ لاعلاج کر دیتی ہے۔ایلو پیتھی میں جتنا تجزیہ کہ بال کی کھال تک کا تجزیہ واجزاء کا علم معلوم کر لیا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ ماہیئت الامراض اور تشخیص الامراض میں انسانی جسم کے بنیادی وحیاتی اعضاء (عضلاتی ،اعصابی ،غدی اور واصلی انسجہ)اور ٹشوز اور خلیات کی ماہیئت و کیفیت اور حالت ومزاج کا تجزیہ کرتی،ان کو باہم تطبیق دیتی اور پھر ان کی حالت وضرورت کے مطابق تدابیر اختیار کرتی۔مادی وغذائی کمی کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ قسم کی اور نوعیت ومزاج اور اجزاء والی غذائیں اختیار کرتی۔

لیکن وہ مچھر و جراثیم اور بیکٹیریا و وائرسسز کے پیچھے پڑی ہوئی ہے ہر مرض اور عارضہ کے پیچھے ان کو تلاش کرنے اور پھر ہر جرثومہ ووائرس کی ہلاکت وخاتمہ کے لئے ویکسی نیشنز،لوشنز اور انٹی بائیوٹک ادویہ کی تلاش وایجاد میں لگی ہوئی ہے۔بلکہ انکے پیچھے دولت کی پجاری،انسانیت دشمن دواء ساز کمپنیوں کا پروپیگنڈہ ہوتا ہے۔

مچھروں، جراثیموں اور وائرسسز کا محققانہ جائزہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی مرض کے جراثیم یا وائرس دریافت کر لینے سے ایلو پیتھی اس مرض پر قابو نہیں پا سکتی اور نہ ہی پایا جا سکتا ہے کیونکہ کائنات میں کتنے ہی اقسام وانواع کے حیوانیات اور جرمز ہیں جن کے کائنات میں انواع واقسام کے فوائد و کردار ہیں۔کیونکہ کارخانہ کائنات میں کوئی بھی چیز بیکار یا فضول پیدا نہیں کی گئی۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ﴿۱۹۱﴾ ۔ (اے ہمارے رب تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا)

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جراثیمی امراض پر قابو پانا تو ایک طرف اصل ماہیت الامراض و تشخیص الامراض اور حفظانِ صحت اور علاج الامراض سے کوسوں دور ہو جانے کے ساتھ ساتھ اعضائے انسانی کی فعلی تبدیلیوں (تیزی، سستی و تسکین) سے بالکل بے خبر ہو گئے ۔مثلاً جب عصبی ٹشوز میں تحریک یا سوزش Infection یا Inflamation ہوگی تو عصبی خلیہ کی کیا حالت ہوگی؟۔اس وقت عضلاتی ٹشوز (Muscular) کے سیلز اور دیگر قسم کے ٹشوز کے خلیات کس حالت میں ہوتے ہیں اسی طرح دیگر ٹشوز مثلاً غدد کے خلیات میں تحریک (مرض) ہو تو اعصابی اور عضلاتی انسجہ کے خلیات میں کیا تغیر یا حالت پیدا ہوتی ہے؟۔دوسرے کسی ایک عضو (لمفاوی غدد) سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا دیگر اعضاء کے فعل وانفعال کے ساتھ کیا تعلق ہے؟۔ تیسرے جب کسی عضو میں رطوبات کچھ عرصہ کے لئے رکتی ہیں تو ان میں کیا کیا کیمیاوی (خون میں) تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں ؟۔غرض جسمِ انسان میں خلیات وٹشوز کے باہمی تعلق،ان پر خون کے کیمیاوی تغیر،اور خون میں ان کے فعلی اثرات اور ان کے کیمیاوی اور عضوی (خلطی و نسیجی) اثرات کا صحت و مرض کے ساتھ کیا تعلق یا دخل ہے؟ وغیرہ سے بے خبر ہے۔

اگرچہ ایلو پیتھی نے خلیات وانسجہ اور افعال الاعضاء (سیلز،ٹشوز اور فزیالوجی) پر کام کیا ہے لیکن وہ ماہیئت الامراض و تشخیص الامراض اور حفظِ صحت اور علاج الامراض کے سلسلہ میں نہیں کیا۔بلکہ اس کا نقطہ نگاہ صرف یہ رہا ہے کہ جراثیم نے ان اعضاء میں کیا کیا تغیرات پیدا کیے ہیں۔اس طرح وہ آج تک فن علاج میں ناکام ہے۔آج تک کسی ایک بیماری کا بھی صحیح وکامیاب علاج تلاش نہیں کر سکی۔بس اسے یہ فخر حاصل ہے کہ کسی بیماری کا جراثیم دریافت

کرلیا ہے۔ بہت بڑا کارنامہ انجام دے لیا ہے۔ اس کا کوئی شافی علاج بھی دریافت ہوا ہے؟ صرف وقتی فائدہ بلکہ آگاہی اور خبردار کرنے والی علامات (سوزش یادرد یاشوگر یا بلڈپریشر وغیرہ) کو مخدرات وپین کلرز، سٹیرائیڈز اور ادراری دواؤں سے دبا کر بیماریوں کو پھیلنے پھولنے کا موقع فراہم کررہی ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ ان زہریلی ادویہ کے سائیڈ ایفیکٹس سے جسم کے دیگر صحت مند ٹشوز، میں بھی متاثر ہو کر نئی امراض وعوارض پیدا ہو رہے ہیں۔

حقیقت اثراتِ جراثیم

(جراثیم اسباب واصلہ نہیں ہیں)

ماہرین قانون مفرد اعضاء کو اس امر سے انکار نہیں کہ جراثیم نہیں ہیں، جراثیم ضرور ہیں، مختلف اقسام وانواع کے ہیں۔ کالج کے دور میں خوردبین کے ذریعے ہم نے دیکھے بھی ہیں۔ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں ۔جس طرح دیگر اقسام کے خوردبینی کیڑے مکوڑے، کینچوے امیبا، پرامیشئیم اور دیگر اقسام کے کیڑے و جراثیم پائے جاتے ہیں بلکہ جسم سے باہر بھی جوئیں وچیچڑیاں ومچھر، پسو وغیرہ اور پھر بچھو، سانپ، کنگھجورہ، ٹڈی، مکڑے، اور اس طرح کے دیگر انواع واقسام کے زہریلے حشرات الارض بھی پائے جاتے ہیں، جن کے کاٹنے اور زہر سے جسم پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان اندرونی وبیرونی کیڑوں مکوڑوں اور جراثیم کو طب قدیم بھی اسباب الامراض تسلیم کرتی ہے لیکن اسباب واصلہ (جن کے بعد فوراً مرض پیدا ہو جاتا ہے) نہیں بلکہ اسبابِ سابقہ تسلیم کرتی ہے۔

جراثیم ،وائرس مرض پیدا کرنے کے اسباب واصلہ اور فاعلہ نہیں ہیں کیونکہ اسباب واصلہ اور فاعلہ (جن کے متاثر پن کے فوراً بعد مرض یعنی عضو کا فعل خراب ہو جاتا ہے) صرف مفرد اعضائے جسم (عضلات، اعصاب، غدد اور الحاقی ٹشوز) ہی ہیں۔ جب تک ان میں خلل وخرابی پیدا نہ ہو، وہاں پر (ان میں) نہ موادرک سکتا ہے اور نہ ہی وہاں پر تعفن پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہی جراثیم، بیکٹیریا، یا وائرس پیدا ہو سکتا ہے۔

یا اگر کوئی جراثیم باہر سے جسم کے اندر داخل ہو بھی جائے تو ماحول نہ ملنے کی بنا پر وہ خود مر جائے گا یا قوت مدافعت اعضاء یا قوت مدبرۂ بدن ان کو ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے جراثیم کی مؤلدِ زہر کی حیثیت تو ہو سکتی ہے لیکن امراض کی پیدائش کی حیثیت سے نہیں ہے اور نہ ہی ان کو ختم کر دینے سے امراض دور ہو سکتے ہیں۔ علاج کے لئے مفرد اعضاء (اعصاب و دماغ، عضلات و قلب، اور غدد و جگر) کی قوتِ مدافعت کو بڑھا کر اور مبتلاً مرض مفرد عضو کو قوت وتحریک دیکر اور بڑھا کر کیا جانا چاہیئے نہ کہ ہر قسم کے جراثیم کو مارنے کی ادویہ ایجاد کرتے پھریں!! غور وفکر اور سوچ وبچار کا متقاضی ہے۔

اخلاط جراثیم کش ہوتی ہیں!

کھانا دیکھتے ہی مونہہ میں بلغمی رطوبت لعاب دہن یا Saliva جراثیموں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ چباتے وقت یہ رطوبت غذاء میں شامل ہوتی رہتی ہے اور اس میں سے جراثیم تلف کر دیتی ہے۔ جب غذاء معدے میں پہنچتی ہے توسوداوی مادہ گیسٹرک ایسڈ (جو کہ تیزاب ہے) معدہ کے اندر جراثیموں اور بکٹیریا پر قابو پالیتا ہے۔ جب غذاء آنتوں میں پہنچتی ہے تو صفراء آنتوں میں گر کر جراثیموں کا صفایا کرتا ہے۔ نظام ہضم کے علاوہ یہ تینوں اخلاط خون کے ذریعے تمام جسم میں جراثیم کشی کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ (امان الحق: نیویارک)

بلڈ پریشر، فشار الدم، ضغط الدم کی ضرورت اور اہمیت، دورانِ خون کے عوارضات اور اصولِ علاج

تحریر: استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین حفظہ اللہ

(قسط 4)

دل کے فعل و عمل کے منظم سسٹم

دل ایک منظم و مربوط نظاموں (Mechanisms میکانیزمز) کے تحت کام کرتا ہے۔ ایک نظام وریدوں (دائیں اذن میں ورید اسفل و اعلیٰ اور بائیں اذن میں دونوں پھیپھڑوں سے صاف شدہ اور آکسیجن والا خون لانے والی دونوں ریوی وریدوں) کے نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔ ورزش ریاضت اضطراب وغیرہ کی صورت میں زیادہ اور تیزی سے خون دل میں آتا ہے اور پھر اتنی ہی تیزی سے صفائی کے لئے پھیپھڑوں کو اور پھر بدنی اعضاء کو بھی اتنی ہی تیزی سے خون واپس بھیجنے کے لئے بھی علیحدہ منظم و ہم ربط نظام کام کرتا ہے۔ اس نظام کو انگریزی طب میں فیڈ بیک میکانیزم کہتے ہیں۔

دل کے ان نظاموں میں سے ایک اعصابی و نخاعی و دماغی نظام (نروس سسٹم، کششی و مقناطیسی برقی نظام) بھی ہے جو نارمل حالت یا کسی محرک و مہیج موقع کے احساس پر دل کی حرکت کو نارمل، سست یا تیز کرتا ہے۔ اس نظام کے تحت دو نظام ہیں:
نمبر ۱۔ نفس مطمئنہ (اطمینان و سکون و شعور دینے والا) اور نمبر ۲۔ نفس امّارہ (جذباتی، خواہش پرست، محرک و بے چین) کام کرتے ہیں۔ ان میں سے پہلا دل کو سکون اور رفتار کو کم و اعتدال پر رکھنے کا فریضہ ادا کرتا ہے۔ اور دوسرا نظام کسی خطرے یا جذباتی کیفیت میں دل کی رفتار کو تیز کر دیتا ہے جس سے خون کا دوران بھی تیز ہو جاتا ہے اور ادراکی و تحت الشعوری قویٰ بھی تیزی سے کام کرنے لگتی ہیں اور انسان الرٹ ہو جاتا ہے۔ ان دونوں نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق و ربط ہوتا ہے اور عام نارمل حالات میں دل و دماغ و جگر کا توازن برقرار رہتا ہے اور ان میں سے کسی کے فعل میں کمی یا بیشی آجائے تو اسی قسم کے جذبات و حالات کے تحت دل کی دھڑکن کم و بیش ہو کر دورانِ خون میں بھی کمی یا بیشی ہو جاتی ہے لہٰذا اسی قسم کی ان ان مقامات، انسجہ و اعضاء میں خرابی یا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ دل کا کششی و مقناطیسی نظام کہلاتا ہے جیسے الیکٹران ایک کشش کے تحت نیوکلس و پروٹان کے گرد گھومتا ہے اسی طرح اسی نظام کے تحت زمین و سیارے سورج کے گرد۔

دل کی کارکردگی کے نظاموں میں ایک نظام غدی و ہارمونک و کیمیاوی برقی نظام بھی ہے۔ یہ بھی اعصابی و نخاعی نظام کی طرح اپنے افرازات بصورت صفراء، توانائی و قوت (کو گھٹا بڑھا کر) دل کی رفتار کو کنٹرول سست یا تیز و قوی کرتا ہے۔ اعصابی و نخاعی نظام احساس دلاتا ہے جس کے مطابق دل کی رفتار کم یا زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ غدی و ہارمونک نظام کسی خطرہ یا اضطرابی حالت کے یا نارمل حالات کے مطابق اسی قسم کے اپنے افرازات و پیغامات و تحریکات خون میں شامل کر کے خون کا مزاج قوی، بہادری والا، خوف والا، انتقام والا، لذت والا، ہمدردی والا، شرمندگی والا وغیرہ بنا دیتا ہے۔ جس سے دل کی تحریک و رفتار میں کمی بیشی و ضعف واقع ہو جاتا ہے یہ دل کا کیمیاوی برقی نظام ہے جیسے بیٹری سے کیمیاوی طور پر برق پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ نظام دل میں کیمیاوی طور پر برقی لہریں

پیدا کرکے دل کی دھڑکن کو تیز یا سست کرتا ہے۔ مثلاً مقابلہ کی جرأت وہمت نہ پاتے ہوئے فرار ہو جانا (زیادہ لوڈ ڈالنے کی صورت میں بیٹری فوری ڈسچارج ہو جانا) اور مقابلہ کی جرأت ہونے پر ڈٹ جانا یا جرأت کم ہونے کی صورت میں تذبذب وانتقام کی آگ میں جلنا لیکن سامنے آکر مقابلہ نہ کر سکنا وغیرہ بیٹری جب ہیوی ہوتی ہے تو مقابل مشینری کو رواں کر دیتی ہے کمزور ہوتی ہے تو مشینری رک رک کر چلتی ہے وغیرہ۔ یہ نظام جگر وغدد کے تحت ہے خاص کر کلاہِ گردہ وغدہ وطا (بدن کا اعتدالی وتوازنی نظام) برقرار رکھنے والا دماغ میں موجود وغدد)، نخامیہ ودرقیہ کا کردار وجوہر قابل ذکر ہیں، اور یہ نظام اپنے پیدا کردہ افرازات وپیغامات توانائی، قوی اور صفراوی حرارت کے ذریعہ خون ودل کو گرما دیتا ہے محرک وتیز کر دیتا ہے یا اپنے افرازت کم کر کے خون ودل کو ٹھنڈا وسست کر دیتا ہے۔ اور مذکورہ کیفیات مقابلہ یا فرار یا انتظار پیدا کر دیتا ہے یعنی یہ نظام قوت فیصلہ وحکمِ عمل دیتا ہے۔

قلب کا اپنا ذاتی نظام بھی ہے جو حرکی وعضلاتی وادراکی نظام ہے جس سے دل ذاتی طور پر تحریک وحرکت میں رہتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ڈینمو کی طرح حرکت کے ذریعہ برقی لہریں جنریٹ کرتا رہتا ہے۔ قلب کا یہ برقی لہریں پیدا کرنے والا ذاتی عضلاتی نظام جتنا اچھا اور بہتر کام کرتا ہے اتنا ہی ادراک وبصیرت اور وجدان تیز ہو جاتا ہے اور قبل از وقت نتائج کی آگاہی ہوتی ہے۔

ماہرین کے مطابق حیوانی دل کو اگر احتیاط کے ساتھ جسم سے علیحدہ کر کے لیبارٹری میں اس طرح رکھا جائے کہ معقول وضروری مقدار میں آکسیجن وغذائیت ملتی رہے تو یہ کئی دن تک دھڑکتا رہتا ہے، یعنی دل کے دھڑکنے، حرکت کرنے، انقباض وانبساط کا نظام قدرت نے دل ہی میں ودیعت کرر کھا ہے۔ دل کی دھڑکن وآہنگ اور رفتار کو بھی یہی مذکورہ نظام کنٹرول کرتے ہیں۔ دل ہی میں موجود ان کے مراکز اعصابی وغدی اور عضلاتی انسجہ میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ جب خون دائیں اذن میں بدن سے داخل ہوتا ہے تو فوراً ہی یہ سب خلیات وانسجہ اپنا اپنا فعل یعنی عضلاتی غدی واعصابی برقی لہریں پیدا کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور ان کا یہ فعل واثر ایک مربوط ومنظم طریقہ اور ترتیب سے روپذیر ہوتا ہے۔ جس سے دل کی دھڑکنیں، رفتار، خون کو پمپ کرنے کی مقدار، دل کے انقباض وانبساط کی قوتوں میں جذبات وحالات وکیفیات مؤثرہ کے مطابق تیزی، سستی، ضعف یا اعتدال قائم ہے۔ علاج کے سلسلہ میں غیر معمولی اور غیر طبعی قلبی حرکات اور انقباضی وانبساطی قویٰ میں تبدیلیوں کو طبیب ومعالج اپنی فنی مہارت وتجربہ سے نبض وقارورہ کی عضلاتی غدی اعصابی، عضوی وخلطی تحریکات سے، شریان میں نبض کی قوت رطوبت اور حرارت سے نبض کی اونچائی چوڑائی لمبائی سے مزید مریض ولواحقین سے وقوع پذیر ہونے والے حالات وعلامات کے متعلق استفسارات کر کے اور استفسار کے دوران نبض میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کو بغور نوٹ کرتے ہوئے اور مزید مریض کے چہرہ، رنگت، جسمانی ہئیت وساخت اور دیگر علامات کے معائنہ ومجموعہ سے مرکزی متاثر شدہ نسیج (مرض) کو تشخیص کرے گا۔ اور اپنے پیشہ وفن سے مخلص اور غور وفکر وتدبّر کرنے والے اطباء ومعالجین مقامِ مرض کو تشخیص کر لیتے ہیں۔ خاص کر قانونِ مفرد اعضاء کے حامل اور پیروکار معالجین قابل ذکر ہیں اور پھر اسی متاثر شدہ انسجہ کی تحریک کے مطابق سسٹومیٹک ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے غذاء و دواء اور دیگر تدابیر سے اس کو درست اور اپنے طبعی افعال کی طرف گامزن کرنے کی سعی وتدبیر کرتے ہیں۔ مریض جتنا سختی اور پابندی سے بتائے گئے پرہیز اور عملی تدابیر وتراکیب پر عمل کرتا ہے اسے اتنے ہی زیادہ فوائد اور مرض سے جلد نجات ملتی جاتی ہے۔ جیسے جیسے متاثرہ مرضی ٹشو یا نسیج اپنی طبعی حالت میں آتا جاتا ہے علامات کم ہو ہو کر ختم ہوتی جاتی ہیں۔ انگریزی زہریلے علاج میں منشی ومخدر ومسکن ادویہ سے دماغ کو تکلیف کا احساس پہنچانے والے مقامی اعصاب کو بے حس کر کے دبا دیا جاتا ہے جس سے مریض وقتی طور پر سکون وآرام محسوس کرتا ہے۔ لیکن مرض یا متاثرہ ٹشوز کی خرابی اپنی جگہ برقرار رہتی ہے بلکہ مزید خراب ہو کر دوسرے انسجہ کو متاثر کر کے مرض پیچیدہ سے پیچیدہ ہو کر دیگر کئی پیچیدہ علامات کا باعث بن رہے ہیں جن کو نئی نئی بیماریوں کا نام دے کر نئی نئی دوائیوں کی ایجادات کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ قلب کے

دماغی ونخاعی قلبی مرکز (سائی نس نوڈ) سے دائیں اذن میں خون کے داخلہ کے ساتھ ہی حسی وحرکی برقی لہریں پیدا ہو کر اذنینِ قلب کو سکیڑتی انقباض پیدا کرتی ہیں جس سے خون بطنین میں داخل ہو جاتا ہے۔ بطنین میں خون کے داخلے کے ساتھ ہی قلب کے کبدی وکلوی قلبی مرکز (انٹرونٹریکل نوڈ) میں تحریک ہو کر کیمیاوی وہارمونک برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو دل کے بطنین میں فوری طور پر باربط اور منظم طور پر اور تیز رفتاری وقوت سے سکیڑ وانقباض پیدا کرتی ہیں اور اس طرح دل کے برقی نظام کے تحت اذنین وبطنین کا انقباض وانبساط اور دورانِ خون کا عمل جاری وساری رہتا ہے۔ آج کل دل کی برقی لہروں کو ای سی جی کے ذریعہ ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ نبض جب اوپر اٹھتی ہے عضلاتی وریاحی وخامری وکیمیاوی برقی لہر ہوتی ہے اور یہ ای سی جی میں x ایکسز سے اوپر کی طرف جاتی ہوئی لکیر سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب نبض لہر کی صورت میں نیچے کو آتی ہے تو اذنین کے سکڑنے اور بطنین کے پھیلنے کو ظاہر کرتی ہے یہ دماغی ونخاعی مرکز کی برقی لہر کو ظاہر کرتی ہے اور ای سی جی میں x ایکسز پر لپکتی اور نیچے کو جاتی ہوئی لکیر سے ظاہر کی جاتی ہے۔ جہاں پر ای سی جی کی اوپر نیچے جانے والی لکیروں کی انتہائیں ہوتی ہیں وہیں پر وقفے ہیں جنہیں نبض میں لپ ڈپ کے درمیان وقفہ کہتے ہیں۔ مذکورہ دونوں برقی لہریں ڈائینمو کے اصول پر قلب سے جنریٹ ہوتی ہیں۔

دل کو ایندھن (غذائیت وآکسیجن وتوانائی اور محرکات) کا حصول

دل کو کام کرنے کے لئے غذائیت وتوانائی آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر درپیش حالات ومواقع سے آگاہی اور پھر ان کے درپیش حالات ومواقع وجذبات کے مقابل اپنی تحریکات (انقباض وانبساط) تیز یاسست یا ضعیف یا بااعتدال رکھنے کے لئے محرکات خامروں اور پیغامبروں (انزائمز+ہارمونز) کی بھی ضرورت ہوتی ہے، دل آکسیجن وغذائیت تو خون میں سے اور طیٰ کی جڑ سے پھوٹنے والی تاجی شرائین کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ اور یاد رہے دل کو اپنا کام کرنے کے لئے کثیر مقدار میں آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے یہ پورے بدن کو درکار آکسیجن کا دسواں حصہ خود جذب کرتا ہے اپنی غذائیت وتوانائی بناتا ہے۔ اور انہی دل کو خون وآکسیجن پہنچانے والی، دل کے گردا گرد تاج نما جال بنانے والی تاجی شریانوں میں کوئی خرابی خواہ یہ ضعیف وتحلیل ہو کر پچک جائیں یا ان میں خون

کے گاڑھا و کثیف ہونے کی بنا پر تھکہ، سدہ یا تھرامبوس آجائے یا ان کی اندرونی سطح پر کثیف و غلیظ خون کی کثافتیں جم کر ان کے حجم کو تنگ کردیں، یا ان تاجی شریانوں کی دیواروں میں بوجہ سوداویت اور غلظت و کدورت الدم صلابت و سختی آجائے اور ان کی لچک ختم ہو جائے تو وجع الفواد، وجع القلب، انجائنا، دل کو غذائیت و آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے دل کا بند ہو جانا یا بند ہونے لگنا، دل کے ٹشوز کا مردہ ہونے لگنا یا مردہ ہو کر موت واقع ہو جانا وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اور تاجی شرائین کی مذکورہ مرضی و غیر طبعی کیفیت و حالتیں پھیپھڑوں کے پوری طرح کام نہ کرنے۔ آکسیجن پوری طرح جذب نہ کرنے اور CO_2 خارج نہ کرنے، یا خون کی کمی ہو جانے یا گردوں کے بولی و تیزابی مادے نہ چھاننے یا اکثر قبض رہنے یا مرغن بھنی تلی و باسی غذاؤں کے کھانے پینے یا اکثر غصہ و انتقام و Tension میں رہنے سے خون میں غلظت و کثافت و یبوست و دخان پیدا ہو جاتی ہے، یہ خون ان باریک تاجی شرائین میں بھرپور گردش بھی نہیں کرپاتا اور جذب ہو کر دل کی مطلوبہ غذائیت و توانائی و آکسیجن بھی نہیں پہنچا پاتا تو دل مذکورہ غیر طبعی کیفیات و عوارضات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاج کے سلسلہ میں اصل سبب کو تشخیص کرکے اسے دور کیا جاوے پھر تحریک مطابق غذائی و دوائی عمل کیا جائے۔ اگر تحریک نامکمل ہو تو اسے مکمل کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں گی، پھر اگلی تحریک خود بخود پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ باتیں اور مہارت، تجربات و مشاہدات سے اور پھر ان پر غور و فکر سے اور قانون مفرد اعضاء کے سسٹومیٹک فطری ارتقائی و تکمیلی نظام کو سمجھنے سے باآسانی سمجھ آسکتی ہیں۔

اورطیٰ کی جڑ سے پھوٹتے وقت یہ تاجی شرائین دو ہوتی ہیں اور تقسیم در تقسیم ہو کر پورے دل کے گرداگرد قلب کے اذنین و بطنین کی دیواروں کو، صموم کو یعنی دل کے ہر ہر جز و ٹشو کو خون، آکسیجن، غذائیت، توانائی، قوت و روح حیوانی Vital force پہنچاتی ہیں اور دل تمام بدن کو مذکورہ ایندھن بذریعہ شرائین و خون پہنچاتا ہے۔ جس طرح آنکھوں کے بصری ٹشوز کہ دائیں آنکھ کی بصر کو سر کے بائیں طرف کے حسی اعصاب کنٹرول کرتے ہیں بائیں آنکھ کی بصارت کو سر کے دائیں طرف کے اعصاب؛ جو کہ باطنی حسِ مشترک سے آتے ہیں اور دماغ مقدم میں × کراس کی صورت میں گزر کر دائیں بائیں آنکھ میں آتے ہیں۔ اسی طرح بائیں بطنِ قلب کی تہہ و بنیاد کو دائیں تاجی شریان سے خون و ایندھن کی سپلائی ملتی ہے اور دائیں بطن کی تہہ و بنیاد کو بائیں تاجی شریان کے ذریعہ لیکن قدرت نے مختلف لوگوں میں یہ مختلف طور پر بھی رکھی ہیں۔ اسی طرح تاجی شرائین میں نقص و رکاوٹ کا اثر مختلف لوگوں میں مختلف ہوتا ہے البتہ علاج میں تحریکی و سسٹومیٹک فطری اصول ارتقاء و شفاء کو مد نظر رکھنا ہو گا۔

تمام شریانیں (تاجی و دیگر جسمانی شریانیں) لچکدار پائپوں کی مانند ہیں اور دل کی ہر دھڑکن و پمپنگ کے وقت خون کے پریشر سے یہ پھیل جاتی ہیں۔ اسی طرح خون کا بہاؤ آگے لیجانے کے لئے پیچھے سے سکڑتی بھی ہیں۔ اگر ان میں یہ خوبی نہ ہو تو دل سے پمپ ہونے والا خون بدن کے دور دراز حصوں تک نہ پہنچ سکے۔

عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ شریانیں سخت ہونے لگتی ہیں۔ ان کی لچک کم ہو ہو کر ختم ہونے لگتی ہے۔ اسلئے خون کا بہاؤ اور دوران برقرار رکھنے کے لئے خون کا دباؤ، پریشر بڑھنا چاہئے، جو کہ ایک فطری و ضروری عمل ہے؛ اس فطری عمل کو بلڈ پریشر کا ھوّا (جھوٹا پراپیگنڈہ، افواہ) بنا کر عوام کو خوف و ٹینشن میں مبتلا کرکے ہوسِ زر میں اپنی کمائی (بذریعہ آپریشن و ادویہ بکری) کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔

دل کے پمپ کرنے پر شریانوں کی درمیانی تہوں میں چھلے نما عضلاتی ٹشوز، جو سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کی اس صلاحیت کے تحت شریانوں کا محیط کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے تاکہ خون کا بہاؤ قابو رہے۔ یہ قابو یا کنٹرول اسلئے ہوتا ہے کہ جسم کے مختلف حصوں میں ان کی کارکردگی کے مطابق خون کی ضرورت کم یا زیادہ ہوتی ہے اور یہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ مثال کے طور پر ورزش و غصہ کے دوران اہم عضلات کو خون کی سپلائی کی زیادہ ضرورت ہو جاتی ہے آرام کی حالت کی نسبت ورزش و ریاضت و غصہ کے وقت آکسیجن و غذائیت و حیوانی قوت کی ضرورت تقریباً 20 گنا بڑھ جاتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد خون کا بہاؤ آنتوں کی طرف بڑھ جاتا ہے تاکہ غذائی اجزاء تیزی سے جذب ہو سکیں۔ جب ہمیں زیادہ گرمی کا احساس ہوتا ہے تو خون کا پریشر و بہاؤ جلد کی طرف بڑھ جاتا ہے تاکہ پسینہ آکر وہ ٹھنڈی ہو سکے۔ جب کوئی دماغی کام (پڑھنا، غور وفکر کرنا، انٹرنیٹ دیکھنا جیسے کم سن آئی ٹی انجینئر ارفع بوجہ کثرت دماغی محنت، ضعف و تحلیلِ دماغ میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلی گئی وغیرہ) کیا جاتا ہے تو خون کا بہاؤ، دباؤ اور پریشر دماغ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ مسلسل اور کثرت سے بغور دماغی کام کرنے سے نیند اڑ جاتی ہے، دماغ ضعیف ہو کر تحلیل ہونے (گھلنے) لگتا ہے اور اگر یہ حالت کنٹرول نہ ہو سکے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کسی بھی چیز کی حد سے زیادتی یا کمی نقصان و مرض کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح خون کے بہاؤ اور دباؤ کا کسی عضو کی طرف حد سے زیادہ تجاوز کر جانا نقصان دہ اور اس عضو کے ضعف کا باعث بنتا ہے۔ لیکن ضروری و فطری تقاضوں اور حالات و جذبات کے تحت بڑھنے والے بلڈ پریشر کو غیر فطری و غیر ضروری قرار دے کر، بلڈ پریشر کا پروپیگنڈہ کرنا؛ عوام الناس کو بلڈ پریشر کے خوفناک نتائج (جو کہ من گھڑت ہوتے ہیں) سنا کر خوف زدہ کرنا؛ اپنی ہوسِ زر کے راستے ہموار کرنا ہے۔ اور کسی عضو کی طرف خون کے ضروری و فطری بہاؤ اور پریشر میں کمی بھی اس عضو میں غذائی و خونی کمی کا باعث ہو کر اسے مبتلاء مرض تسکینی کا سبب بنے گی۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب غصہ و تعصب ہوتا ہے تو اس وقت بھی خون کا بہاؤ اور دباؤ دماغ کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ غصہ کی شدت یا ایسے ہی دیگر حالات و مواقع پر خون کا دباؤ اور بہاؤ دماغ کی طرف بڑھنے سے دماغ کی باریک عروق شعریہ میں خون اس شرح سے نہیں گذر پاتا جس شرحۂ پریشر اور مقدار و بہاؤ سے ادھر خون کا رجوع ہوتا ہے، تو یا نکسیر پھوٹ پڑتی ہے یا پھر دماغ کی شریان پھٹ سکتی ہے۔ جس سے کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے یا فالج یا لقوہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح شریانوں کا نظام ان تبدیل ہوتی ہوئی ضروریات کے مطابق خود کو مرتب کرتا رہتا ہے اور جسم کے خلیات و انسجہ کو آکسیجن و غذائیت و توانائی و قوت اور وہاں سے ان کے کیمیاوی فضلات و کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس CO_2 کا اخراج بذریعہ اوردہ (ورید کی جمع) پھیپھڑہ، گردہ و جلد سے ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ کام اغذیہ و تصفیہ ہر حالت میں ضروری ہے۔ اگر ان دونوں کاموں کے لئے کسی مقام پر خون کی گردش برقرار نہ رہے تو جسم کے اُس مقام کے انسجہ و اعضاء مردہ ہونے لگتے ہیں جیسے غانغرانہ۔

جاری ہے

فرزندِ حکیم انقلاب

(قسط 3)

(تعارف سرپرست اعلیٰ ماہنامہ۔ "شِفَاءُالدَّھر"

محترم ومکرم حکیم مسلم ناصر شکیل فرزندارجمند محترم و مکرم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ)

میں نے سوال کیا کہ نظریہ مفرد اعضاء آپ کے سامنے وجود میں آیا، پروان چڑھا۔ حکیم انقلاب کی زندگی، صدیق شاہین صاحب اور دوسرے شاگردوں کی زندگیاں، کوششیں آپ کے سامنے ہیں۔ آپ آج کے حکماء جو نظریہ سے تعلق رکھتے ہیں اور خصوصاً نظریہ کے قائدین سے آپ مطمئن ہیں کیا؟ تو بولے: بالکل صحیح کام کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے وہ حیرت انگیز طور پر سبھی سے مطمئن ہیں۔ وہ عجیب منطق پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھیں جو حکماء نظریہ کے لئے کام کرتے ہیں وہی تو لوگ ہیں، دیکھیں اگر ان کو الزام دیا جائے کہ یہ اسناد بیچتے ہیں تو یہ بھی ٹھیک ہے، اسناد سے تو حکماء کو تحفظ مل جاتا ہے اور جو حکماء اسناد نہیں بیچتے اور نظریہ سکھاتے ہیں تو وہ بھی بڑا کام کرتے ہیں، چلیں نظریہ ان سے سیکھ کر اُن سے سند لے لیں اور علاج کریں۔ اب جدوجہد کرنے والوں کے بھی اخراجات ہیں، وہ حکومت تو پوری نہیں کرتی۔

رسائل بھی ہیں کالجز بھی ہیں۔ لاہور میں شفیع طالب ہیں۔ رفیق صابر رسالہ نکالتے ہیں۔ فیصل آباد میں ظفر اللہ انبالوی بڑا کام کرتے ہیں۔ سالانہ اجلاس کرواتے ہیں رسالہ ان کا یہاں پڑا ہوا ہے۔ میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسالہ "اسرار تجدید طب" کی طرف میری توجہ دلائی۔ میں نے انہیں بتایا کہ انبالوی صاحب سالانہ نہیں بلکہ ششماہی اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ اس میں 250/300 حکماء آتے ہیں۔ لاہور میں حکیم رفیق شاہین بھی ماہانہ اجلاس باقاعدگی کے ساتھ کرتے ہیں۔ میں نے ان کو یاد دلایا تو کہنے لگے اچھا، تو دیکھو کتنا بڑا کام ہو رہا ہے۔ وہ بولے گوجرانوالہ میں حکیم شبیر راں بھی اجلاس کرواتے ہیں۔ نظریہ کا ایک کالج بھی ہے ان کا۔ اب تو انہوں نے اچھی بلڈنگ کالج کے لئے بنوائی ہے۔ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی نظریہ کے لوگ موجود ہیں۔ ایک آدمی ہے شاید ابو ظہبی میں وہ وہاں کافی متحرک ہے۔ اس وقت میرے ذہن سے اس کا نام نکل گیا ہے وہ سوچنے لگے تو میں نے جھٹ سے کہا: آپ ثناء اللہ حلاج کی بات تو نہیں کر رہے؟ کہنے لگے: ہاں بالکل ثناء اللہ حلاج کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے بتایا کہ فیس بک پہ ایک حکیم صاحب ہیں وہ امریکہ میں رہتے ہیں (امان الحق کی طرف اشارہ) وہ بھی نظریہ کے ہیں۔

میری مسلم ناصر صاحب سے کتنی ملاقاتیں ہوئی ہیں ٹھیک طرح تو یاد نہیں ہے۔ لیکن میں جب بھی ان سے ملا، ان کو بالکل مطمئن پایا۔ وہ اتنی چاہت اور پیار سے ملتے ہیں کہ بار بار ملنے کو جی چاہتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں حکیم انقلاب کے سامنے بیٹھا ہوں۔ وہ بارہا اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے زیادہ نہیں سیکھا۔ مگر جب بات طب کی کریں تو ان میں ایک صاحب علم کی روانی نظر آتی ہے۔ نظریہ کی بات کریں تو الجھن کو سلجھانے میں دیر نہیں کرتے۔ علاج معالجہ، نبض، قارورہ کے حوالے سے میں نے پوچھا آپ نے بتا دیا۔ بات ان کو کم ہی بھولتی ہے۔ پوچھنے والے کو مایوس نہیں کرتے۔ ایک دن کہنے لگے بتاؤ حکیم انقلاب نے T.B کے مرض میں بکری کا دودھ پینے کی تاکید کیوں کی؟ میری لاعلمی پر وہ بولے کہ یار اس میں گندھک زیادہ ہوتی ہے اور گندھک اس کا علاج ہے۔ پھر حکیم صابر ملتانیؒ کے مشہور نسخہ ہلدی اور آک کے دودھ کے

کرشمے بتانے لگے۔ گندھک کی بات کی توانہوں نے حیوانی گندھک اور نباتاتی گندھک کی افادیت بتاناشروع کردی۔

ایک دن مجھے کہنے لگے کہ :اس آدمی کی نبض دیکھو! میں نے اس مریض کی نبض دیکھی تو کہاکہ اس کی عضلاتی اعصابی ہے۔انہوں نے اس کی نبض دیکھے بغیر کہاکہ بالکل ٹھیک ہے، یہی نبض ہے اس کی۔ پھراس کوعلامات بتائیں تواس نے ان کااقرار کیاکہ واقعی یہی کچھ مجھے لاحق ہے۔ایک دن میرے آنے سے پہلے تین شخص بیٹھے تھے،میں جب وہاں پہنچاتووہ واپس جانے لگے۔ ان میں سے ایک سوٹڈ بوٹڈ تھاوہ بولا: حکیم جی میں وہی غذاء کھاؤں؟ محترم مسلم ناصر صاحب بولے :ہاں ! وہی غذاء استعمال کرو۔ جب وہ چلے گئے تو بولے یہ شخص جناح ہسپتال میں سرجن ڈاکٹر ہے۔ اس کو یرقان ہو گیا،ہر ٹیسٹ کے بعد معاملہ جوں کاتوں تھا،بے شماردوائیوں کے استعمال کے بعد کسی نے میرے پاس بھیج دیا۔ اس نے آکر بیٹھتے ہوئے کلائی آگے بڑھائی اور کہا: حکیم جی نبض دیکھیں۔ میں نے نبض دیکھ کر کہاکہ تمہارا جگر سکڑگیاہے۔ یہ سننا ہی تھا کہ یہ شخص اچھل پڑا اور بولا: حکیم صاحب میں نے ہزاروں روپے کے ٹیسٹ کروائے تو ڈاکٹرز نے یہی بات آخرکار کی ہے کہ تمہارا جگر سکڑگیاہے۔ مگر آپ نے نبض دیکھ کرہی یہ بات بتادی۔ میں نے اس کو صرف غذاء ہی تجویز کی۔ بھلاکیوں؟انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ پھرخود ہی جواب میں بولے:اس لئے کہ اس کو پتہ چلے کہ جو بیماری یہ ڈاکٹرز دوائیوں سے دور نہ کرسکے ہم صرف غذاء سے ختم کردیتے ہیں۔

ایک دن ایک مریض آیا۔اپنی دوائی لے جانے لگاتوجانے سے پہلے سرسری انداز میں بولا: حکیم جی ! وہ شخص فوت ہوگیاہے،وہ کینسر والا۔ بولے :اچھاوہ فوت ہوگیاہے؟ مریض نے کہا: جی ہاں !ڈاکٹروں نے کہاتھاکہ چنددن کے مہمان ہیں اور پھروہ چنددن کے بعدواقعی فوت ہوگیا۔ کہنے لگے: کمال کی بات ہے۔میں نے حیران ہوکراس کمال والی بات کا پوچھاتوبولے: یہی کہ انہوں نے چنددن کا کہااورایساہی ہوا۔

پھراس شخص سے بولے کہ اس نے تومجھ سے دوائی بھی لی تھی۔ کہنے لگا:ہاں جی ! مگراس داوئی سے اس کو فرق نہیں پڑا، پھروہ ہسپتال چلاگیا۔ کہنے لگے:اوخداکے بندے !اس کولے کرآتے۔ میں کسی اور بڑے حکیم کے پاس اس کو بھیج دیتا۔ بھلامیں آخری حکیم ہوں کیا؟وہ شخص توبات سن کر چلاگیا۔ مگر میں سوچتارہا۔ یاریہ کتناعظیم ہے ،اتنا بڑا اعتراف کرلیا۔ حالانکہ اس سے بڑاحکیم لاہور میں اور کون ہے ؟مگریہ سادہ درویش شخص اپنے بڑے ہونے پر کوئی تکبر نہیں کرتا۔ اس طرح کی بڑی بڑی باتیں جوعام لوگوں میں نہیں ہوتیں۔ مگرمیں جب بھی یہاں آتاہوں ،دیکھتاہوں، تو اس عظیم باپ کے عظیم بیٹے کوکہتے ہوئے، کرتے ہوئے پاتاہوں۔

نظریہ مفرداعضاء کے لئے کام کرنے والے توانگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں مگر قانون صابر کے نام پر دکانداری چمکانے والے بے شمارہیں۔ لیکن دوست محمد صابرملتانی ؒ کا صابر،شاکربیٹا پھر بھی مطمئن ہے کہ بہرحال کام توہورہاہے۔ شایداس اطمینان کی وجہ یہ ہو کہ ان سے ہی کوئی کام کی ٹیم نکلے، یاکوئی اوروجہ،اس بارے میں میں جان نہ سکا۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلم ناصر صاحب نے کوئی کتاب، تحریر، سوانح حیات نہیں لکھی۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ انہوں نے میدانِ طب میں آکر تحریک تجدیدِ طب کی سرپرستی نہیں کی۔ مگراس حقیقت کو کون جھٹلاسکتاہے کہ انہوں نے اپنا کردار ہمیشہ غیر جانبدار رکھا۔ حکماء سے ان کارویہ ہمیشہ ایک مشفق باپ جیسارہا۔اوراس سچائی کوتوسبھی تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے قانون صابر کو محدود نہیں کیا۔وہ کبھی بھی اس کوشش میں نہ رہے کہ نظریہ سہاراہے۔ انہوں نے کبھی اس پہ مزار بناکر خود گدی نشین بننے کی کوشش نہیں کی۔ ہاں یہی وہ عظیم کردارہے جوان کی عظمت کوکے۔ٹو سے بلند ہمالیہ سے بلند کردیتاہے۔

علاماتِ تشخیصِ امراض و تحریک

از حکیم شناءاللہ شیخوپوری

بذریعہ ہونٹ:

❶: ہونٹ کا سفید ہونا خون کی کمی، جوڑوں کی خرابی، پرانا بخار کی علامت ہے۔ ❷: ہونٹوں کا نیلا ہو جانا امراضِ قلب پر دلالت کرتا ہے۔ ❸: ہونٹوں کا سرخ ہونا امراضِ ریہ و غشاء دمہ قلبی کی دلیل ہے۔ ❹: ہونٹوں کا سیاہ ہو جانا امراضِ جگر اور گردہ پر دلالت کرتا ہے، خصوصاً یرقان کی۔ ❺: ہونٹوں کا موٹا ہونا، لٹک جانا امراضِ گردہ خصوصاً ضعفِ کلیہ کو ظاہر کرتا ہے۔ ❻: ہونٹوں کا خشک ہونا اور تہہ کا چڑھنا حمیٰ دق۔ ❼: ہونٹوں پر سیاہ رنگ کے دانے نکلنا خطرناک امراض پر دلالت کرتا ہے۔ ❽: ہونٹوں کا پک جانا امراضِ معدہ و امعاء، تیزابیت کی زیادتی کی دلیل ہے۔

❾: ہونٹوں کا پورا بند نہ ہونا لقوہ کی علامت ہے، ہونٹوں پر پیپ والے دانے امراضِ صفراوی کی دلیل ہے۔

بذریعہ زبان:

❶: زبان آلہ گفتگو ہے۔ گفتگو کرنے کا تعلق قلب و عضلات کے ساتھ ہے، زبان لذتِ دھن کے ذائقہ کا آلہ ہے۔

❷: حالتِ صحت میں زبان کی رنگت صاف اور اعتدال کے ساتھ سرخ ہوتی ہے یعنی اس پر کسی قسم کے داغ دھبے، مواد کا جماؤ نہیں ہوتا ہے۔ ❸: زبان کی رنگت کا سفید ہونا اعصابی امراض کی دلیل ہے آتشکی ذائقہ پھیکا کسیلا۔ ❹: زبان کی رنگت کا سرخ ہونا عضلاتی امراض سوداوی کی دلیل ہے ذائقہ ترش کڑوا۔ ❺: زبان کی رنگت کا پیلا ہونا غدری امراض سوزاکی۔ ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ ❻: زبان کا لٹک جانا، حرکت نہ کرنا امراضِ دماغ، اعصاب کی دلیل ہے۔ ❼: زبان پر سیاہ دھبے سلعات کی علامت ہے۔ ❽: زبان کے کناروں کا سیاہ ہونا سوزشِ ریہ (پھیپھڑوں کی سوزش) کی دلیل ہے۔ ❾: زبان کے کناروں پر تیز آری نما دندے بڑی آنتوں کا زخم بواسیری مسے کی دلیل ہے۔ ❿: زبان کی سائیڈوں کا سرخ ہونا ہیپاٹائٹس کی علامت ہے۔ ◆: زبان کا پھٹ جانا صلابتِ کبد و طحال کی علامت ہے۔ ◆: زبان کا سفیدی مائل ہونا اور درمیان سے پھٹنا استسقاء کی دلیل ہے۔ ◆: زبان کا پھول جانا ضعفِ کبد و کلیہ کی علامت ہے۔ ◆: زبان کا سرخ ہونا سوزشِ کبد و کلیہ سوزاکی امراض پر دلالت کرتا ہے۔ ◆: زبان کے کناروں کا مڑنا اور زخمی ہونا سرطان کی علامت ہے۔

◆: زبان کا ذائقہ کڑوا بخار کی دلیل ہے۔ زبان پر سفیدی مائل تہہ کا جمنا مزمن قروح معدہ و امعاء کی دلیل ہے۔ زبان پر چھالے نکلنا اور پک جانا تیزابیت خلطِ سودائی کی زیادتی کی دلیل ہے۔ زبان کا خشک ہونا بخار، معدہ کی تیزابیت کی علامت ہے۔

مرض بدن کی اس حالت کا نام ہے جس سے بدن کے اعضاء کے افعال صحیح طور پر صادر نہیں ہوتے، غرضیکہ ان کے بعض یا جملہ کاموں میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ علم طب کا ایک خاص مقصد امراض کو دور کرنا ہے اور امراض کو اسی وقت دور کیا جاسکتا ہے جب کہ ان کے صحیح اسباب کا علم ہو۔اس لئے امراض کے اسباب کا معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ صحیح علاج کے لئے صحیح تشخیص جس قدر اہم ہے اسی قدر دشوار اور پیچیدہ بھی ہے اس لئے وسیع علم اور طویل تجربے کے علاوہ عقل سلیم اور فکر صالح کی از حد ضرورت ہے۔ اگر علاج شروع کرنے سے قبل استقصائے (امتحان اور استفسارِ) مریض سے مرض کو مشخص اور متعین کرلیا جائے تو غلطی کا بہت کم احتمال رہتا ہے استقصاءِ مریض کے دو حصے ہیں۔

اول استفسارات یعنی مریض سے سوالات کے ذریعے حالات مرض دریافت کرنا اور مقامِ نبض و تحریک، بدنی جسامت، رنگت، چہرہ، ظاہری ورم وغیرہ دیکھنا۔

دوئم مریض کا جسمانی امتحان یعنی آلات کے ذریعہ مریض کے اعضاء کا امتحان کر کے حالات معلوم کرنا۔

استفسارات کے ذریعہ حالات مریض کا معلوم کرنا ضروری ہے کیونکہ اس سے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جس سے تشخیص مرض میں کافی مدد ملتی ہے۔اس کے بعد جسمانی امتحان کے ذریعہ اس کی تصدیق کرلی جاتی ہے۔استفسارات کے لئے حسبِ ذیل سوالات دریافت کرنا چاہیئے: نام، عمر، قوم، پیشہ ، رہائش، ازدواجی حیثیت و بچے ، نبض و مقام تحریک، بدنی جسامت، جلدی رنگت، زبان ،آنکھ کی پتلی کی رمک چمک، چہرہ، ظاہری ورم، لمسِ بدن ، ظاہری علامت : فالج، استسقاء وغیرہ، بولنے کا انداز: شرمیلا یا بے جھجک ،حالات اخراجِ بول و براز: احتباس البول، تقطیر البول، عسر البول، سلسل البول، بول فی الفراش، بول الدم، حرقت البول، قبض، پیچش یا اسہال اور ان عوارض کا عرصہ وغیرہ۔

مریض کا جسمانی امتحان اطمینان سے کرنا چاہئے۔ جسمانی امتحان کے متعدد طریقے ہیں مثلاً امتحان بالبصر، امتحان باللمس، امتحان بالقرع، امتحان بالسمع، خوردبینی امتحان اور کیمیاوی امتحان وغیرہ۔

ایک طبیب کے فن کی ساری کامیابی تشخیص مرض پر منحصر ہوا کرتی ہے اور اسی مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے مریض کے صحیح حالات اور واقعات پوری طرح سے معلوم کرنے کی بے انتہاء کوشش کی جاتی ہے جس کے لئے بول و براز، بلغم نیز خون کے امتحان کی بھی اپنی الگ اہمیت ہے جو کہ تشخیص مرض میں کافی حد تک معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مرض کی اصل حقیقت معلوم کرنے کا ہی نام تشخیص ہے۔

آج کل طب کی دنیا میں قارورے کا مکمل تجزیہ امراض کی تشخیص کا ایک اہم جز بن چکا ہے۔آج کل علم الامراض طب کی ایک اہم شاخ بن گئی ہے۔

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ قارورہ، خون، براز اور بلغم کے کیمیاوی تجزیہ سے یا خوردبینی معائنہ سے جسم کے اندر کی بہت سی باتوں اور عوارضات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ قارورہ کا امتحان طب یونانی میں زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ امراض کی تشخیص

کے لئے اطباء نبض کے امتحان کے ساتھ ساتھ قارورے کا بھی معائنہ کرتے ہیں۔

میں یہاں قارورہ سے تشخیص کرنے بارے کچھ معلومات درج کروں گا۔

گردوں سے پیشاب مثانہ میں کیسے پہنچتا ہے اور پھر اس کے بعد کیسے خارج ہوتا ہے ؟اس کو سمجھنے کے لئے اعضاء بول کی مختصر سی تشریح جاننا ضروری ہے۔ نظام بول میں کلیہ(Kidney)، انابیب (نیفرانز گردہ کی چھاننیاں)، حالبین (Ureter)، مثانہ (Urinary Bladder) اور مجریٰ البول(احلیل Urethra) شامل ہیں۔ تشخیص مرض کے لئے ان اعضاء کے حالات کا معلوم کرنا ضروری ہے۔ طوالت کی وجہ سے بولی نظام کی تشریح چھوڑدی ہے۔ اطباء و حکماء کتب سے خود پڑھیں۔

تشخیص بذریعہ بول(پیشاب) Urine

بول دراصل جسمانی فضلوں میں سے ایک فضلہ ہے جو ہضم معدی، ہضم کبدی اور ہضم عروقی سے حاصل ہوتا ہے اور براہِ احلیل خارج ہوتا ہے۔اس کو مرض کی تشخیص میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔انسان جو بھی غذاء کھاتا ہے اوراس غذاء کے نفوذ کے لئے جو پانی پیتا ہے تو یہ پانی غذاء کو اعضاء تک پہنچانے اور جذب ہونے تک کے بعد جب واپس ہوتا ہے تو رسوب اور دیگر بولی نظام کے فضلات کو لیتا ہوا خون کے دوران کے ذریعہ گردوں تک پہنچتا ہے وہاں سے انابیب کے ذریعہ چھن کر حالبین کے ذریعہ مثانہ میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔اور جب مثانہ پُر ہو جاتا ہے تو یہ مائیت احلیل (مجریٰ بول) کے ذریعہ طبعی طور پر خارج ہو جاتی ہے اس رسوبی مائیت کے مجموعے کا نام بول یا پیشاب اور قارورہ ہے۔

قارورہ ایک عربی لفظ ہے اوراس شیشی کو کہتے ہیں جس میں مریض کا پیشاب معالج دیکھتا ہے۔ لیکن عرف عام میں قارورہ پیشاب کو کہتے ہیں۔ قارورے سے زیادہ تر جگر اور گردوں کے حالات کا اندازہ ہوتا ہے کیونکہ جگر کا کام غذائی کیموس (Chyme) کو خون میں تبدیل کرنا ہے اوراس تبدیلی کی خوبی اور خرابی کا پتہ جگر کے ان فضلات سے چل سکتا ہے جو قارورہ میں خارج ہوتے ہیں۔ چنانچہ کچھ ایسے امراض ہیں جن میں بول کی جانچ ضروری ہوتی ہے مثلاً یرقان (Jaundice)، بول زلالی (Albmenuria)، بول شکری (Glycosuria)، بول کیلوسی (Chyleuria)، بول دموی (Haematuria)، احتباس بول(Poly Uria)، قلت البول (Oliguria)،بول تبنی(Glactouria)، بول قیحی (Pyeuria)، عسر البول(Dysuria)، Stramury تقطیر البول (Strangury)، حرقت البول (Burning Micluration) اور تعدیہ بول عصاء قالونی(B.Coli infection in Urine) وغیرہ۔ نیز اس سے امراض کلیہ ومثانہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

پیشاب میں کبھی کبھی انڈے کی سفیدی کی طرح مائیت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کا عملی امتحان کرلینا مرض کی تشخیص میں معاون ہوتا ہے اس طرح کے بول کو بول زلالی کہتے ہیں۔ ایسا بول عام طور پر گردے کے غدی و مخاطی انسجہ کے امراض میں خارج ہونے لگتا ہے۔اور بطلان کلیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے

طبِّ قدیم کا نظریہ ہے کہ مائیت نفوذ ہونے کے بعد گردوں کی جانب جذب ہوتی ہے بالکل درست ہے۔اس کی وضاحت کے لئے یہ مثال بہت کافی ہے کہ اگر کوئی شخص مہندی کا خضاب لگالیتا ہے تو اس کے بول کی رنگت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

ایک اچھے اور معیاری پڑھے لکھے طبیب کا یہ اولین فرض ہوتا ہے کہ جہاں ضرورت سمجھے بول کی کیمیاوی اور خوردبینی جانچ ضرور کرائے جس سے کہ مرض کی صحیح تشخیص میں مدد مل سکے۔

جاری ہے

جراثیم کی پیدائش، اقسام، ماہیت

تحریر: شفاء الدھر حکیم انقلاب المعالج ثانی محمد صدیق شاہینؒ

زندگی کا آغاز پانی میں تعفن و خمیر سے ہوتا ہے، لہذا جب تک کسی مقام پر رطوبت کا وجود اس کار کنا اس میں تعفن، خمیر پیدا ہونا ممکن نہ ہو وہاں جراثیم پیدا نہ ہوں گے۔

ورم اور جراثیم کی آمد:

ابتدائی سوزش کے بعد مقام ماؤف پر دوران خون تیز ہو جاتا ہے،، تو قوّت مدبّرہ بدن وہاں پر زیادہ رطوبات گراتی ہے، جبکہ تندرستی میں وہاں اعتدال سے گرتی ہیں، اب یہ رطوبات وہاں کی سوزش، بے چینی و خشکی کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ جو معمولی سوزش میں کامیاب ہو کر رطوبات کو غدد جاذبہ جذب کر لیتے ہیں، تو طبیعت معتدل ہو جاتی ہے، لیکن سوزش کی زیادتی کی صورت میں رطوبت مسلسل گرتی رہتی ہے، کہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ غدد جاذبہ اس کو جذب نہیں کر سکتے، جلد از جلد جذب نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے، کی وہاں پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اس رطوبت میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور جراثیموں کی رطوبت پر نشو و نما شروع ہو جاتی ہے۔

تعفن قاتل جراثیم:

قانونِ قدرتِ الٰہیہ کچھ یوں ہے کہ: نمی یا رطوبتی مادہ جس مقام پر اپنے مقررہ وقت سے زیادہ دیر تک ٹھہرا رہے، وہاں پر فطرتاً اس میں حرارت اثر کرنے لگتی ہے۔

حرارت سے خمیر اٹھتا ہے، خمیر سے زندگی (جراثیم) پیدا ہوتی ہے، پھر نشو و نما شروع ہوتی ہے۔ ان جراثیموں کا کام خواہ وہ رطوبت کے اندر سے پیدا ہوں یا باہر سے رطوبت پر اثر انداز ہوں، وہاں کی رطوبت و نمی جس میں تعفن و فساد پیدا ہو گیا ہے، اس کو اپنی خوراک بنا کر ختم کرنا ہوتا ہے، اس طرح وہاں پر خشکی پیدا ہو جاتی ہے، اور غذاء اور ماحول ختم ہونے سے جراثیم بھی ختم یا مر جاتے ہیں۔

ترشی قاتل جراثیم ہے:

ہر خمیر ترشی سے پیدا ہوتا ہے، اس خمیر کا مقصد تعفن و جراثیم کے سبب یعنی مادہ متعفنہ کو ختم کرنا ہے، اگر رطوبات زیادہ ہوں تو ان کو دوبارہ تیزابیت میں بدلتا ہے، اور یہ تیزابیت ہر قسم کے جراثیموں کو ختم کر دیتی ہے، جیسے سرکہ میں جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے بلکہ شراب میں بھی جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے اور دونوں جراثیم سے تیار ہوتی ہیں، ان غدی و گرم تیزابات سے ہر قسم کے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔

معلوم ہوا اگر قدرت کسی جگہ پر جراثیم یا زندگی پیدا کرتی ہے تو اپنے فطری اصولوں پر ان کو فنا بھی کر دیتی ہے۔

یہ فطری قوانین جو جراثیموں کو فنا کر دیتے ہیں، ان کا جاننا ہی کامیاب علاج ہے، اور یہ اصولِ فطرت اعضاء، میں تیزی کر کے عضو کی قدرتی ایمونٹی یا قوّتِ مدافعت کو تیز کرتا ہے، اسی طریق کار کے تحت قوّتِ مدبّرہ بدن جراثیموں کو ہلاک کرتی ہے۔

یاد رکھیں رطوبتی مادّہ کو ختم و خشک کئے بغیر ادویات سے خمیر کو ختم کرنے سے وہاں پھر خمیر اٹھ کر جراثیم پیدا ہو جائیں گے، لہٰذا دافع تعفن ادویہ (انٹی بائیوٹک) اس لئے غیر مفید و نقصان دہ ہوتی ہیں کہ وہ جراثیموں کے ساتھ اعضاء کو بھی ناکارہ و کمزور کر دیتی ہیں۔

انسجہ کی کمزوری اور مفید جراثیموں کی موت ان متاثر انسجہ میں مقابلہ مرض کی طاقت ختم کر دیتی ہے۔

اصل علاج قدرت و فطرت کی پیروی میں اعضاء کا فعل تیز کر کے غیر ضروری و غیر طبعی نمی و رطوبت کو فنا کرنا ہے۔ اس طرح قوّتِ مدافعت و ایمونٹی بڑھ کر جراثیم فنا اور بافت میں قوّت آنے سے مرض جڑ سے نابود ہو جائے گا۔

جراثیم کی ماہیت:

نہایت باریک چھوٹی نباتات ہیں، جو ایک حیوانی ذرہ سے بنے ہوتے ہیں۔ بالکل امیبا کی طرح جرثومہ کی ساخت انتہائی بسیط وسادہ ہے۔ وہ ایک بہت ہی نازک وباریک خول ہے، جس میں مادہ حیات میں دو بلبلے اور کچھ دانے ہیں۔ دیوار کیسہ (تھیلی خلیہ) کے باہر کبھی لیس دار مادہ کا غلاف ہوتا ہے، جراثیم کے اوپر مخملی روئیں ہوتے ہیں۔

ان کو احداب (حدبہ، کوب یا ابھار) کہتے ہیں۔ یہ احداب اصل میں مادہ حیات کے باہر کی طرف لمبے لمبے بڑھاؤ ہیں، جس طرح انسانی جسم پر بال ان میں ذاتی حرکت واحساس ہوتا ہے، ایسے جراثیم جن میں ذاتی حرکت نہیں ہوتی وہ دیگر مادوں سے حرکت میں رہتے ہیں۔

افزائش نسل جراثیم:

جراثیموں میں آلات تولید وتناسل کی کوئی علامت نہیں لہٰذا یہ سادہ وبسیط طریقہ سے یعنی خود بخود تقسیم در تقسیم سے بڑھتے افزائش نسل کرتے ہیں، یا بعض قسموں میں اندرون خلیہ تخم اور نیوکلیئس کے بڑھنے سے افزائش ہوتی ہے، جو تکون بذر کہلاتی ہے، اول انقسام بسیط کی دو صورتیں ہیں:

۱:۔ خانہ یا جھلی بڑھ کر دو خانوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، پھر دونوں خانے بڑھ کر پختہ جراثیم بن جاتے ہیں پھر جدا ہو جاتے ہیں۔

۲:۔ ایک خانہ یا جھلی میں کئی بڑھاؤ ہو جاتے ہیں، جو مستقل جراثیم بن جاتے ہیں، اس طرح چند گھنٹوں میں بے شمار جراثیم بن جاتے ہیں۔

دوسرا طریقہ خلیہ کے اندر تخموں کا پیدا ہو کر بڑھنا اور جراثیم کا بننا ہے، اس کو تکونی بذر کہتے ہیں، یہ پہلے طریقہ سے قدرے پیچیدہ ہے، اور اس طرح ان جراثیموں کی پیدائش ہوتی ہے، جو ڈنڈا نما (عصا) ہوتے ہیں، ان کے تخم گول یا بیضوی (انڈا نما) ہوتے ہیں، اور جرثومہ کے خانہ کی دیوار کے اندر ہی ایک جرثومہ کا مادہ حیات اپنے غلاف میں ایک یا زیادہ حصوں میں سکڑ جاتا ہے، پھر ہر ایک حصہ الگ غلاف میں ملفوف ہو کر ایک مستقل جرثومہ بن جاتا ہے۔

اقسام جراثیم:

جراثیم کی تقسیم اگرچہ شکل وصورت وپیدائش امراض کے لحاظ سے کی گئی ہے، پھر بعض کی شکل ملنے کے باوجود خصوصیتیں جدا ہیں۔ بعض کا طریق کاشت جدا، لہٰذا ان کی تین اقسام کرتے ہیں:

۱:۔ عصا نما (بیسی لائی یا ڈنڈا نما) اعصابی مزاج وخصوصیات کے حامل، اور اعصابی انسجہ پر حملہ آور ہونے والے جراثیم۔

۲:۔ کرویہ (یعنی گیند نما یا کاکائی) غدی مزاج وخصوصیات کے حامل، اور غدی انسجہ پر حملہ آور ہونے والے جراثیم۔

۳:۔ حلزونیہ (پیچیدار، گھونگھا نما، اسپرائی) عضلاتی مزاج و خصوصیات کے حامل، اور عضلاتی انسجہ پر اثرانداز ہونے والے جراثیم۔

۱: عصائی جراثیم:

عموماً ڈنڈا نما یا سیدھے جراثیم جو کبھی خمیدہ بھی ہوتے ہیں، یہ عموماً بذر ہی سے بنتے ہیں۔ جن پر اہداب یا بال ہوتے ہیں، ان بالوں کی وجہ سے ان کی حرکت ذاتی ہوتی ہے۔

امراض اور جراثیم عصا:

عصا نما (ڈنڈا نما) جراثیم کی تین اقسام ہیں:

۱:۔ مقامی:

جو کسی خاص حصہ میں داخل ہو کر وہیں ساکن رہتے ہیں، اور اسی مقام پر اپنے سمیات بناتے ہیں، یہی سمیات جذب ہو کر علامات پیدا کر دیتے ہیں، یہ قسم تمام جسم میں نہیں پائی جاتی، مثال ان کی جراثیم ہیضہ، ہیضہ کزاز، خناق وبائی، اسہال وغیرہ ہیں۔

۲: مقامی مستقل:

یہ جراثیم اوّل مقامی پھر مختلف مقامات جسم میں پھیل جاتے ہیں، اور اپنے مقامات نو پر نو آبادیاں بنا لیتے ہیں۔ ان کے اثرات سے زہریلے حادثات ہوتے ہیں، مثال ان جراثیموں کی ٹیوبر کل یا مادّہ سل و

دق ہے۔

۳:۔ جراثیم مستقل عامہ:

یہ جسم پر حملہ کرتے ہیں، تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں اور بلغم اور خون ور طوبت میں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔
ان کی مثال ملیریا، آتشک، جذام، طاعون، تپ دق، اور تمام بخار اور امراض عامہ کے جراثیم ہیں جبکہ چدری حصبہ (تور کی مبار کی) وجع المفاصل اور سرخ بادہ (گردن توڑ بخار) وغیرہ امراض عامہ کے جراثیم معلوم ہیں۔

۲: جراثیم کروی:

گیند نما یا کاکائی (واحد کاکس ہے) یہ سب اقسام جراثیم میں زیادہ ہوتے ہیں۔ ان پر شاید ہی احداب کوب پائے جاتے ہیں۔ ان میں بذر نہیں بنتے بلکہ تقسیم در تقسیم بڑھتے ہیں، گویا یہ گول گول نقطوں کی مانند ہوتے ہیں، یہ عموماً پیپ (ریمی و سدہ کرنے) والی جماعت ہے، جو مختلف اقسام کے امراض کو ایک دوسرے میں بدل دیتی ہے، جیسے سوزاک کا ورم اتصال سطح کی وجہ سے بڑھتے بڑھتے خصتین میں منتقل ہو جاتا ہے، تمام جسم میں اس کا زہر پیدا ہو جاتا ہے، ان جراثیم سے کئی قسم کے ورم پیدا ہوتے ہیں، مثلاً اخراج دنبل، دبیلہ وغیرہ جو مقالی اور ہمیشہ ایک جگہ پر محدود رہتے ہیں۔
کئی ایسی اقسام کے ورم ہیں جو پہلے مقامی پھر اتصال سطح سے یار طوبت کے لگنے سے متعدی ہو کر پھیلتے جاتے اور پیپ بنتی جاتی ہے، جو اعضاء کو کھاتی جاتی ہے، جیسے ماسخورہ، آکلہ یعنی گوشت خورہ، آکلتہ الدہن اور نملہ وغیرہ ایک تیسری قسم کا ورم جو مقامی لیکن بعد میں اس کا اثر بڑی تیزی سے تمام جسم میں پھیل جاتا ہے، اس کے اثرات پھیلنے کے دو طریقے ہیں،
اول: مقام متورم پر جراثیموں کے موذی اثرات سے زہر پیدا ہوتے ہیں، جو تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں، چونکہ جراثیموں کے زہر کیمیاوی اثرات کے حامل ہوتے ہیں اس لئے ان کا جذب شدہ زہر کی مقدار کے تحت اثر ہوتا ہے، اگر زہر کم جذب ہوا تو ہلاکت سے بچ جاتے ہیں، ورنہ انسان ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہین، ہلکی اور خفیف علامات میں تپ دق، پر سوت کا بخار، پھنسیوں والے ہلکے بخار، ایسی حالت میں اگر جذب شدہ زہر زیادہ مقدار میں ہو تو انسان جلد ہلاک ہو جاتا ہے، اور اگر زہر کم ہو تو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بقیہ کاروائی اجلاس

حکیم یعقوب اطہر نے کہا کہ عضو اپنی ذاتی تحریک میں سکڑتا ہے، اور عظم وہاں آئے گا جہاں حرارت کی کمی ہو گی، خناق کے لئے حکیم صاحب نے درج ذیل نسخہ تجویز کیا: مغزِ حب الملوک ایک عدد، سفید چینی ایک پاؤلے کر خوب کھرل کر لیں۔
ایک چاول بھر دوا بچہ کو دس بار یومیہ دیں، خناق ختم ہو جائے گا۔
حکیم سید نعمت علی شاہ نے فرمایا کہ: لوگ گھروں میں کتابیں پڑھ کر نسخے بنا رہے ہیں، قانونِ صابر کیلئے کوئی درس گاہ قائم کی جانی چاہئے، مزید انہوں نے کہا کہ مرض مرکب نہیں ہوتا بلکہ مفرد ہوتا ہے، صابر صاحب ایک ہی نبض کی ایک ہی دوا دیتے تھے، محرک شدید یا ملین۔
آخر میں حکیم عبد الخالق آف ٹاؤن شپ نے اجلاس کی اختتامی دُعا کروائی، جس میں امت مسلمہ کے لئے بالخصوص اور ملکِ پاکستان کیلئے بالعموم دعا کی گئی، اللہ قبول فرمائے۔
استاذ الحکماء نے پُر تکلف کھانے سے مہمانانِ گرامی کی خوب خاطر تواضع کی۔

زیکا وائرس

تحقیق: حکیم محمد عبداللہ ابوبکر رفیق، حکیم محمد عرفان شہزاد
افادات: استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین حفظہ اللہ

(**میڈیا کے مطابق:** زیکا وائرس اے ایڈیز مچھر (ڈینگی، چیکنگنیا بخار اور پیلا بخار وائرس کے حامل) کے کاٹنے سے انسان میں داخل ہوتا ہے، یا زیکا وائرس کے حامل شخص (خواہ زنا یا سدومیت) سے بھی ایک دوسرے میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس سے متاثر ہونے والے ممالک یا علاقے، براعظم امریکا، آسٹریلیا، جنوبی کوریا، وسطی کوریا اور ملائیشیا، کولمبیا، شمالی و جنوبی امریکہ، برازیل، ٹیکساس، وینزویلا، لاطینی امریکا، کیریبئین، یوگنڈا، نائجیریا، افریقہ ہیں۔

متاثرہ افراد کے بچے چھوٹے سر (مائیکروسیفالی) والے پیدا ہوتے ہیں)، اور

قانون مفرد اعضاء اور زیکا وائرس:

قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں زیکا دماغِ مقدم پر حملہ آور ہو کر دماغ و سر کو طبعی سر سے چھوٹا رکھنے کا سبب بن جاتا ہے۔

اصل میں موسم بہار اور گرما شروع ہونے والے ہیں، جن میں مچھر، مکھی وغیرہ بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں، دواساز و دواء فروش کمپنیاں (قبل از وقت) پیشگی زیکا وائرس اور اس کی تباہی و خطرناکی کا واویلا کر کے اپنی تیار کردہ نام نہاد ویکسین، لوشن کا پراپیگنڈہ کر رہی ہیں، تاکہ عوام الناس میں خوف و حراس پیدا ہو، اور وہ انکی نام نہاد حفاظتی ویکسین، خصوصی لوشن خریدنے پر مجبور ہوں اور حاملہ خواتین اسقاط کرانے پر مجبور ہوں اور خود بھی کمزور و بیمار ہوں، اور ڈاکٹر ز صاحبان و مینوفیکچرز کا کام بھی چلتا رہے۔

زمانہ حضانت:

مچھر کاٹنے کے دو دن بعد ایک ہفتہ بعد علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

علاماتِ زیکا وائرس:

بخار، جلد پر سرخ نشانات و لال ابھار والے دھبے، جوڑوں میں درد، آنکھوں کی سرخی، آشوبِ چشم۔

پیدائشی طور پر عارضے:

نومولود بچوں کا سر چھوٹا، اور مجموعی طور پر غیر ضروری موٹاپا، (قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں) یعنی عضوی طور پر دماغ میں تحریک جسکی وجہ سے دماغ چھوٹا اور باقی جسم میں رطوبات کی زیادتی سے جسم موٹا ہوتا ہے۔

نوٹ: لاسا وائرس 'ماربرگ' اور 'ایبولا' وائرس کی ہی ایک قسم ہے اور اس کی شناخت پہلی مرتبہ 1969ء میں نائیجیریا کے شمالی شہر لاسا (جو کہ خوب مرطوب علاقہ ہے، اور گرمی کی ابتداء ہونے سے آب و ہوا میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے، جس سے فضاء متعفن اور وبائی صورت پیدا ہو سکتی ہے) میں ہوئی تھی جس کی بناء پر اس کا نام لاسا رکھا گیا۔

علامات لاسا فیور، لاسا بخار: اس کے متاثرہ افراد میں شدید بخار، متلی (اعصابی عضلاتی) کی علامات قابل ذکر ہیں جبکہ اس کی انتہائی صورت میں حلق سے خون آنے جیسی علامات شامل ہیں۔ یہ وائرس متاثرہ شخص کے کھانے پینے کی اشیاء، گھریلو سامان پر چوہوں کے پیشاب (اعصابی عضلاتی) اور متاثرہ شخص کے جسم سے خارج ہونیوالے مادوں کے چھو جانے سے پھیلتا ہے، اس حالت میں تحریک عضلاتی اعصابی ہو جاتی ہے۔

اسباب:

جہاں سدومیت(ہم جنس پرستی) کی غیر فطری اور ذلیل لَت (عادت) بے غیرتی اور بے ضمیری اپنے عروج پر ہے اور قانونی طور پر بھی اس کو تحفظ اور اطلاق و پھیلاؤ کی راہیں کھول دی گئی ہیں، بطور سزا وانتباہ ہوسکتا ہے، یہ اعصابی تحریک کی اور آتشکی زہر علامات ہیں۔

نیٹ پر زیکا وائرس کی شکل گول ظاہر کی جارہی ہے ک جو کہ غدی مزاج کا ہوتا ہے، جبکہ یہاں وائرس کی شکل لمبی یاڈانڈا نما ہونی چاہئے تھی، کیونکہ اسکے متاثرین کے بعد پیدا ہونے والی علامات: زکام، بخار، جوڑوں میں درد وغیرہ اعصابی ہیں، اور دوسری سب سے بڑی اعصابی عضلاتی علامت نومولود کا سر طبعی سر سے چھوٹارہ جاتا ہے، جو دماغی عضوی تحریک کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ جہاں پر یا جس مفرد عضو میں تحریک ہوتی ہے، وہ انقباض و سکیڑ ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے، اور دوسرے مقامات پر اسی مفرد عضو کی تحریک سے پیدا شدہ رطوبات (صفراوی مزاج خون یا بلغمی مزاج خون یا سوداوی مزاج خون یا خود دموی مزاج خون) کی کثرت ہوجاتی ہے،

اور اسی خلط کی علامات وعوارضات ظاہر ہوجاتے ہیں، لہذا زیکا وائرس متاثر بچہ کا سر چھوٹا جبکہ باقی جسم موٹا، پلپلہ، اور پھولا ہوا، موٹا تازہ ہوتا ہے، جو اعصابی عضلاتی عضوی و مشینی اور دماغی تحریک وانقباض کو ظاہر کرتا ہے، یہاں پر محققین سے غلطی سرزد ہورہی ہے، یا تو زیکا وائرس کی شکل غلط ظاہر کی جارہی ہے، یا پھر علامات غلط کوٹ کی جارہی ہیں۔

اور میڈیا پر ایک ہی بچے کی تصویر کو بار بار فوکس کیا گیا ہے، جسکا سر چھوٹا اور مجموعی طور پر گال و جسم غیر معمولی موٹا دکھایا گیا ہے، یہ عضوی اعصابی عضلاتی تحریک ور طوبت کو ظاہر کررہی ہے۔
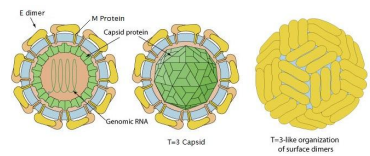
علاج قانون مفرد اعضاء کی روشنی:

علاج کے سلسلہ میں عضلاتی غدی محرک تا اکسیر استعمال کروائیں، اور سر پر عضلاتی وغدی ضماد لگائیں، تاکہ خون کا دباؤ و بہاؤ دماغ کی طرف زیادہ ہو اور غذائیں بھی عضلاتی مزاج کی دیں۔

نوٹ: یہ امر یاد رہے، کی کسی بھی عضو کا چھوٹا رہ جانا، اس میں تحریک اور سوزش کیوجہ سے ہوا کرتا ہے، اور اس کا علاج اس عضؤ (مفرد عضو، نسیج) میں تحلیل پیدا کردینے سے ہوتا ہے، نہ کہ رطوبات پیدا کرنے سے، اس کیلئے معالج کی حذاقت و تجربہ کام کرتا ہے، کہ بر موقع کیا تدبیر اور ادویہ (محرک، شدید، یا اکسیر، مسہل، تریاق) استعمال کرے۔

مائکروسفالی (نومولود کا سر چھوٹا ہونا) کی صورت میں دماغ Brain اور سر چھوٹا ہوتا ہے، جو دماغ کی تھریک وسوزش کی علامت ہے، لہٰذا دماغ میں، تحلیل اور سر کے ڈھانچہ میں پھیلاؤ پیدا کرنے کیلئے عضلاتی اعصابی اکسیر تا عضلاتی غدی شدید تا مسہل بقدر قوّتِ مریض استعمال کریں۔

وبائی امراض

وبائی امراض بھی اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی ماحولیاتی تحاریک میں پیدا ہوا کرتے ہیں، جب فضائی ہوا میں نمی، آلودگی زیادہ اور حرارت کم ہوجائے تو فضاء وماحول کی ہوا متعفن ہو کر زہریلی اور فساد زدہ ہوجاتی ہے، اور تعفن میں جرمز (جراثیم) بھی پیدا ہوتے ہیں، جو سانس کے ذریعہ خون ودل پر اثرانداز ہوتی ہیں اور کمزور قوّتِ مدافعت والے اشخاص کو متاثر و بیمار اور ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں

Baby with Typical Head Size

گوشہ اطفال

نوٹ: محترمہ طبیبہ میمونہ رفیق صاحبہ "شِفاءُ الدَّھر" میں امراض الاطفال کے متعلق لکھا کریں گی۔ بہنوں، بیٹیوں سے درخواست ہے کہ اپنے طبی مسائل لکھ کر بھیجیں۔ زچہ وبچہ کے مسائل کا حل، علاج اور مفید مشورے تحریر کر دیئے جائیں گے۔ (مراسلہ کے اوپر "گوشۂ اطفال" لازمی لکھیں۔از۔ ادارہ)

بچوں کے امراض کی پہچان کیسے کریں؟ قسط (4)

بچے کا یرقان

بعض نوزائیدہ بچوں میں پیدائش کے دوسرے سے پانچویں دن یرقان ہو جاتا ہے۔ جو قریب ایک ہفتہ تک رہتا ہے اگر خفیف ہو تو خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے اور اگر شدید ہو تو خطرناک ہوتا ہے۔

علاج:

بچے کی والدہ کو عرق مکوہ کاسنی ہر ایک ۵ تولہ اور شربت دینار ۳ تولہ ملا کر صبح وشام پلادیں اور ذرا سا شربت انار، شربت دینار بچے کو چٹائیں۔ قبض ہو تو دیسی گھی گڑ پرانا ہموزن ہلکی آنچ پر پکا کر ۳۔۳ چمچ چائے والے صبح، دوپہر وشام ہر ۵ گھنٹہ بعد بچے کو دیں اور گھی دینے کے آدھ پون گھنٹہ بعد تک پھر کوئی چیز (دودھ یا پانی وغیرہ) نہ دیں۔ ان شاءاللہ صفراء براستہ امعاء خارج ہو کر کامل شفاء ہو جائیگی۔

بچے کی آنکھ دکھنا:

یہ متعدی قسم کا آشوب چشم ہوتا ہے۔ وقت ولادت والدہ یا دایہ سے مولود کی آنکھوں میں مادہ سوزاک کے لگ جانے سے یا اچانک موسمی وماحولیاتی تبدیلی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ آنکھ سرخ اور نہایت ہی متورم اور اس سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں آنکھ زخمی ہو کر اور گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

علاج:

ترپھلا کو گلاب میں بھگو کر اس سے آنکھوں کو دھوئیں اور گلاب میں قدرے پھٹکری حل کر کے ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں اوپر سے گلاب میں ایک باریک ونرم کپڑے کی گدی تر کر کے آنکھ پر رکھیں۔

گوشہ خواتین

امراضِ نسواں

نوٹ: محترمہ طبیبہ نگہت فاطمہ سپرا "ماھنامہ شِفاءُ الدَّھر" میں امراضِ نسواں کے متعلق مفید مشورے دیا کریں گی ان شاءاللہ! اس لئے بہنوں، بیٹیوں سے التماس ہے کہ اپنے مسائل لکھ کر بھیجا کریں۔ (مراسلہ کے اوپر "گوشۂ خواتین" لازمی لکھیں۔از۔ ادارہ)

دوران حمل احتیاطی تدابیر:

کمرہ:

حاملہ کو ہوادار کمرے میں ہونا اور بیٹھنا چاہئے اس کمرے میں ہوا کے علاوہ روشنی اور دھوپ کی آمدورفت ہونی چاہئے کیونکہ تازہ ہوا سے جسم میں تندرستی قائم رہتی ہے۔ اور دھوپ کی آمد سے کمرے کے جراثیم مرجاتے ہیں۔ سردیوں میں دھوپ میں کچھ دیر کے لئے بیٹھنا چاہئے تاکہ جسم میں حرارت قائم ہو سکے۔

غذاء:

حاملہ کو غذاء صاف ستھری ملنی چاہئے اور کھانے میں لطیف اور زود ہضم غذاء دینی چاہئے۔ سبزیوں میں گاجر، مولی، پالک، توری، کدو، ٹینڈے، گھیاتوری، ٹماٹر، چھوٹا گوشت، (اگر میسرہ) ورنہ گائے کا گوشت، مونگ کی دال، دیسی مرغ، مسور کی دال اور چپاتی دیسی گھی لگا کر بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ سالن میں نمک سرخ مرچ حسب ذائقہ ہلدی زیادہ، ادرک، لہسن اور دیسی گھی خوب ڈالیں اور کھاتے وقت سفید زیرہ اور کالی مرچ بطور مصالحہ استعمال کریں اور دودھ کا استعمال کرائیں۔

نوٹ:

حاملہ کو خوشگوار ماحول میسر کریں تاکہ جنین اور حاملہ کی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔ زیادہ مشقت سے اور وزن اٹھانے سے سختی سے پرہیز کریں۔ اور پہلے ۳ ماہ اور آخری ۲ ماہ یعنی ۸ اور ۹ ماہ میں طویل اور ہچکولے (جھٹکوں) والے سفر سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے اسقاط حمل واقع ہونے کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

صابر طب تجدید دے ہین موجد

انتخاب:
حکیم سید نعمت علی شاہ صاحب

صابر طب تجدید دے ہین موجد
دوست فکر شعور دانائی دا اے
مرچاں کالیاں تخم کریلیاندا
دے کے پھکیاں شوگر گوائی دا اے
درد دل دا ہوئے جے کدے ظالم فقط
قہوہ اجوائن دا پلائی دا اے
وقتی طور نہ جے ملے اجوائن دیسی
گرم پانی تو درد ہٹائی دا اے
سستی طبِ تجدید نوں پیش کرکے
صابر توڑیا لک مہنگائی دا اے
وطن پاک دے جنگل دی جڑی بوٹی
دعویٰ ساڈا یار کدوں خدائی دا اے
چند کوڈیاں نال علاج کریئے
روگ وڈے توں وڈا گوائی دا اے
ایک کپ چاہ دا اٹل دوا ساڈی
تیرا ٹیکا وی ایک سوستائی دا اے
تیرا نشتر تیز تلوار وانگوں
جیویں قلم قتیل شفائی دا اے
پھمنی اڈی تے ہوئے تے لت وڈھیں
حال ویکھیا تیری جراحی دا اے
قینچی شکم وچ رکھ کے سیوں دیندے
درد قوم دا تینوں دوہائی دا اے
جانے شمع طب دی جلان والا
کیویں کفر اندھیرا مٹائی دا اے
دوا "دِین" دے سخت خلاف تیری
ساڈا کشتہ وی دودھ ملائی دا اے
منشیات دی بوتل انگلینڈ سی بی
مسلم لئی سامان تباہی دا اے
ثابت کراں گے ناز جہان اندر
حق لے کے کیویں وکھائی دا اے

حُسن پھلوں کا

خدا کی قدرت کے جاؤں میں قربان
کیسے کروں بیان اسکی شان
بنائے پھلوں کے رنگ و روپ الگ الگ
سبحان اللہ کیسا خوب مصوّر ہے، میرا رب
سردا ، گرما اور تربوز
سائز ہے اِنکا پھلوں میں خوب
ویسے تو پھلوں میں آم ہے بادشاہ
رنگ و ذائقہ میں کم نہیں ہے فالسہ
اِک اِک خانے میں بند انار کا ہر دانہ ہے
موتیوں سے خوب لگتا سُہانا ہے
سبحان اللہ یہ سیب کی لالیاں
کہیں آلو بخارے سے سجی ہیں سبز ڈالیاں
لگتی ہے خوبانی آڑو کی کچھ عزیز
کیا خوب مصوّر ہے وحدہ لاشریک
کہیں لٹک رہے انگوروں کے خوشے ہیں
تو کہیں کیلا خربوزہ ،امرود کے رب نے دیئے تحفے ہیں
تناور درخت پہ جھول رہی ہے چھوٹی سی کھجور
پر ہے یہ طاقت سے بھرپور
مالٹے ، مسمّی، کینو، چکوترہ ہے ایک ہی خاندان
مجھ حقیر کے بس میں نہیں کہ کروں بیان اُسکی شان

شاعرہ محترمہ شائستہ (واپڈا ٹاؤن)

صابر شاہین فاؤنڈیشن (لاہور)

کاروائی اجلاس ماہ جنوری 2016ء

مؤرخہ یکم جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک صابر شاہین فاؤنڈیشن کا ماہانہ اجلاس زیر سرپرستی استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین حفظہ اللہ بمقام مدنی بیت الحکمت چوک یتیم خانہ لاہور منعقد ہوا، جس کو تحریر و قلمبند جناب حکیم ظفر علی عباسی، (مدیر مسؤول ماہنامہ شفاء الدھر لاہور، جنرل سیکرٹری صابر شاہین فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) لاہور) نے کیا۔

اجلاس میں ملک کے طول عرض سے کثیر تعداد میں حکماء کرام ،اطباء حضرات اور دیگر مہمانوں نے شرکت کی، جن میں چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

حکیم سید نور حسین گیلانی، عبدالحکیم (خانیوال)۔ حکیم ظفر علی عباسی، کمیر، ساہیوال۔ طبیبہ نگہت فاطمہ سپرا، لاہور۔ مسز زرینہ جبین ،لاہور۔ حکیم محمد ضیاء اللہ، لاہور۔ حکیم شاہد محمود، جہانیاں منڈی۔ سعیدا نورالفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ۔ محمد ایوب اعوان، لاہور۔ حکیم محمد ریاض رینالہ خورد۔ حکیم ظفر اقبال ،لاہور۔ حکیم انور شاہ، سیالکوٹ۔ حکیم عرفان شاہد، لاہور۔ رضوان پاشا، لاہور۔ ڈاکٹر حکیم علی احمد ساغر، عارف والہ۔ حکیم مُتَنَتّاشُ عارف، شیخوپورہ۔ حکیم رانا محمد عارف، لاہور۔ حکیم امجد اقبال، لاہور۔ ہومیوڈاکٹر و حکیم سلیم اقبال، لاہور۔ پروفیسر حکیم محمد زمان کھیڑا، ملتان۔ رانا عبد الغفور ،لاہور۔ حکیم محمد یوسف بیگ، حافظ آباد۔ حکیم نثار احمد، پتوکی۔ حکیم محمد افضل، پتوکی۔ حکیم مختار احمد صدیقی، حکیم محمد عمر راٹھور، آزاد کشمیر۔ حکیم رانا محمد عارف، لاہور۔ خادم حسین ،لاہور۔ حکیم میاں محمد عرفان شہزاد. لاہور۔ فہیم احمد، لاہور۔ شفیق احمد ،لاہور۔ حکیم شاہد نصیر، گوجرانوالہ۔ حکیم مبشر حسین، گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر میاں شفاقت علی، جیندرہ کلاں، لاہور۔ حکیم محمد سہیل، ملتان۔ پروفیسر حکیم زادہ محمد محبوب اعوان، ملتان۔ پروفیسر حکیم محمد فرقان دُرانی، ملتان۔ حکیم ذاکر حسین نوناری، اوکاڑہ۔ حکیم شجاع اللہ، گوجرانوالہ۔ حکیم عتیق الرحمن، وحدت روڈ لاہور۔ حکیم محمد انعام الحق مرزا، مریدکے۔ محمد عبد اللہ ، شیخوپورہ۔ حکیم مشتاق احمد قادری ،مریدکے۔ حکیم محمد عباس ،لاہور۔ حکیم محمد عبداللہ ابوبکر رفیق، لاہور۔ حکیم محمد قاسم چوہدری، لاہور۔

تلاوتِ کلامِ پاک سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا گیا، تلاوتِ قرآن پاک، ترجمہ ،اور مختصر تفسیر کی سعادت جناب حکیم رانا محمد احمد نے حاصل کی۔

تمہیدی کلمات میں حکیم ظفر علی عباسی نے صابر شاہین فاؤنڈیشن کے حوالہ سے بتایا کہ صابر ملتانیؒ نے طب قدیم کے احیاء کیلئے بہت سا علمی کام کیا ہے، جو روز بروز مقبول ہو رہا ہے اور حکیم محمد صدیق شاہین نے جو عملی کام قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں کیا لوگ ان کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اسے بھول نہیں پائے ،صابر اور شاہین کے مشن کو آگے بڑھانے کا بیڑا اب استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین نے اٹھار کھا ہے، اجلاس کا انعقاد اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

حکیم رانا محمد عبد اللہ ابوبکر رفیق نے اپنا مقالہ بموضوع **"اعصابی تحریک کا تعارف"** سامعین کو پڑھ کر سنایا، حکیم صاحب نے اعصابی تحریک کا ہر پہلو سے جائزہ لیا، اعصابی تحریک اور خلط بلغم، بلغم طبعی اور غیر طبعی، بلغم کا انسانی بدن میں کردار، بلغم غیر طبعی کے نقصانات ، بلغم غیر طبعی کی اقسام ،اعصابی تحریک کی علامات، اعصابی تحریک کے بگاڑ کی صورت میں اصولِ علاج وغیرہ کو تفصیل سے بتایا۔

حکیم ضیاء اللہ کا موضوع **"اعصابی تحریک کی علامات"** تھا، انہوں نے صابر ملتانیؒ کے قانون کی روشنی میں بتایا کہ اعصابی تحریک کی دو اقسام ہیں، ایک مشینی تحریک ہے، جو اعصابی عضلاتی ہے دوسری کیمیاوی تحریک ہے جو اعصابی غدی ہے، مشینی تحریک میں خلط بلغم پیدا ہوتی ہے، اور خارج بھی ہوتی ہے، جبکہ کیمیاوی تحریک میں بلغم پیدا ہونے کے ساتھ جمع بھی ہوتی ہے، مشینی تحریک جب تیز ہو جاتی ہے، تو بلغم کا اخراج تیزی سے ہونے لگتا ہے، جس سے ہیضہ، سرسام، نمونیہ جیسی خطرناک علامات پیدا ہوتی ہیں۔

حکیم مشتاق احمد قادری نے "**اعصابی تحریک کی تشخیص میں پیش آمدہ مشکلات**" کے موضوع پر گفتگو کی، حکیم صاحب نے کہا کی مطب پہ جب مریض آتا ہے تو اس کی کچھ علامات اعصابی، کچھ غدی اور کچھ عضلاتی ہوتی ہیں، حکیم کو کامل تشخیص میں دِقّت محسوس ہوتی ہے، مکمل تشخیص کے لئے قارورہ، نبض، جسمانی ساخت اور مریض کی ہسٹری یہ تمام چیزیں دیکھ کر کوئی فیصلہ کریں، بعض علامات وقتی اور عارضی ہوتی ہیں، ان کو بھی پیش نظر رکھیں اور دائمی علامات کو بھی مد نظر رکھیں۔

حکیم ظفر علی عباسی نے "**اعصابی تحریک اور بلغم**" کے موضوع پر بتایا کہ اعصابی تحریک کا تعلق دماغ و اعصاب سے ہے، اور دماغ و اعصاب کی غذاء بلغم ہے، قانون یہ ہے کہ اگر خلط بلغم جسم میں بڑھ جائے تو اعصاب و دماغ کا فعل تیز ہو جاتا ہے، اور اگر اعصاب و دماغ کا فعل بڑھا دیا جائے تو خلط بلغم بڑھ جاتا ہے، قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ ہیکہ ہم نے (جن، فرشتہ کے علاوہ) ہر جاندار شے کو پانی سے پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے پانی کی ضرورت کے باعث اسے کائنات مین زیادہ پیدا کیا، اسی طرح خون میں بھی تین حصے پانی اور خلط بلغم بھی باقی اخلاط سے جسم میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

استاذ الحکماء حکیم محمد رفیق شاہین نے شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے، چند ایک درج ذیل ہیں:

سوال: بخار اعصابی تحریک میں ہوتا ہے، لیکن دیکھا یہ گیا ہے، کہ بخار کی حالت میں مریض کی نبض عضلاتی غدی محسوس ہوتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: انسانی جسم کا نظام آٹومیٹک اور سسٹومیٹک ہے، جب کسی تحریک میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، تو اس سے اگلی تحریک پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے، بخار میں بھی یہی عمل ہوتا ہے، یعنی جب اعصابی تحریک میں بخار پیدا ہوتا ہے، تو طبیعت حرارت غریبہ بڑھا کر عضلاتی اعصابی تحریک پیدا کرنا شروع کر دیتی ہے، پھر اس میں مزید حرارت پیدا کرنے کیلئے عضلاتی غدی کر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مریض کی نبض عضلاتی غدی ہو جاتی ہے، عام مشاہدہ کی بات ہے، کہ خوف میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، اور نبض عضلاتی غدی ہو جاتی ہے، حالانکہ خوف اعصابی تحریک کا جذبہ ہے، اس تحریک میں نبض ڈوبی ہوئی ہونی چاہئے، مگر معاملہ الٹ ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہیکہ قوّت مدبّرہ بدن اعصابی تحریک کو عضلاتی تحریک میں بدل کر انسان کو اس خطرے سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے، جو اعصابی تحریک میں پیدا ہو جاتا ہے، یہی خود کار نظام انسان کو مختلف عوارضات اور مشکلات سے بچاتا ہے۔

سوال: اگر کسی بچے کو اعصابی تحریک کے باعث بخار ہو جائے تو وہ بچہ اس کے بارے میں کیسے بتائے گا؟

جواب: جب کسی بڑے آدمی کو سردی لگتی ہے، تو اپنے جسم کو سکیڑ کر اپنے ہاتھوں کو بغلوں مین دبا کر سردی کا اظہار کرتا ہے، اسی طرح بچہ بھی سکڑ کر سردی کا اظہار کرتا ہے، دوسرا بچے کی ماں اس کی سردی کو بہت جلد محسوس کر لیتی ہے، بخار لرزہ کی صورت میں آتا ہے، بچے کا سر گرم، پاؤں اور ٹانگیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، بچے کی بیماری یا بخار کی صورت میں جب بچہ خاموش رہنے لگتا ہے، تو مائیں بچے کے سر اور پاؤں کو چھو کو اندازہ لگا لیتی ہیں کہ بچے کو کیا مسئلہ ہے، حکیم کو بھی چاہئے کہ وہ علامات سے اندازہ لگائیں، نبض، قارورہ اور ظاہری علامات سے پتہ چلائیں، علامات کے مجموعہ کا نام ہی مرض ہے، عضلاتی تحریک کی علامات اور ہوتی ہے، اور اعصابی تحریک کی علامات اور ہوتی ہیں، بچے میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، اور بچپن میں اعصابی تحریک کا غلبہ ہوتا ہے، جس وجہ سے بچہ کا مزاج تر اور ٹھنڈا (رطوبت والا) ہوتا ہے، جو بچے کی نشو و نما اور ارتقاء کرتا ہے، سردی کے موسم میں وہ جلدی بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔

سوال: بچوں کو اکثر پیمپر لگایا جاتا ہے، بچے کے پیشاب پاخانے کا مکمل پتہ نہیں چلتا اس سلسلہ میں کیسے مرض تلاش کریں گے؟

جواب: بچوں کو پیمپر نہیں لگانا چاہئے، پیمپر بچوں کو بیمار کرتا ہے، پیشاپ پاخانہ آسانی سے اور مکمل خارج نہیں ہونے دیتا، بچے کے چہرے اور جسم کو چھو کر اس کی مرض کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اعصابی تحریک میں بچوں کو پاخانہ ہرے (سبز) رنگ کا بار بار، تھوڑا تھوڑا آتا ہے، اور ساتھ مڑوڑ بھی پڑتا ہے، پیشاپ بھی زیادہ آتا ہے، نیچے والا حصہ ٹھنڈا اور سر گرم ہوتا ہے، ظاہراً اگرچہ عضلاتی اعصابی یعنی دبلا پتلا بھی نظر آئے پھر بھی وہ اعصابی تحریک کا شکار ہوتا ہے، اس لئے اس کے سر کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پانی کی پٹیاں سر پر ہر گز نہ کریں، ایسے بچوں کو اکثر الٹی، قے کی شکایت بھی ہوتی ہے، بچے کے معدہ میں ٹھنڈک ہوتی ہے، دواء کے لئے دار چینی اور پودینے کا قہوہ قطرہ قطرہ اس کی زبان پر لگائیں، بچے کے جسم کو گرم رکھیں، بخار سے پریشان نہیں ہونا چاہیے، بخار تو صحت دینے کیلئے آتا ہے۔

سوال: اعصابی تحریک میں شوگر ہوتی ہے، اور گردے کیوں متاثر ہوتے ہیں۔

جواب: یہ ضروری نہیں کہ اعصابی تحریک میں صرف شوگر ہی ہو اور بھی علامات ہو سکتی ہیں، ہیضہ، نزلہ، زکام اور دیگر وبائی امراض بھی ہو سکتی ہیں، شوگر میں طبیعت کا رجحان گردوں کے اعصاب بلکہ اعصاب کے مرکزِ دماغ کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اعصاب دو طرح کے ہوتے ہیں، حسی اعصاب اور حرکی اعصاب، حسی اعصاب کسی چیز کے احساس کو محسوس کرتے ہیں، جبکہ حرکی اعصاب بتاتے ہیں، وہاں پر کس چیز کی یا کس قسم کے خون ور طوبات اور قویٰ کی ضرورت ہے، اعصاب کا مرکزِ دماغ جب کسی بھی وجہ سے یا شدتِ تحریک و سوزش یا ورم سے خراب ہوتا ہے، تو گردے ضعف میں چلے جاتے ہیں، لبلبہ کے اعصابی سیلز میں تحریک شروع ہو جاتی ہے، لبلبے کے غدی ٹشوز ضعف میں چلے جاتے ہیں، عضلاتی ٹشوز تسکین میں چلے جاتے ہیں، اسی طرح گردے کے غدی ٹشوز بھی ضعف میں چلے جاتے ہیں، اور عضلاتی ٹشوز تسکین میں چلے جاتے ہیں، گردہ پہلے ڈھیلا ہوتا ہے، پھر تحلیل ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے، گردے خود خراب نہیں ہوتے، آج کل ادویات کے کثرت استعمال سے خراب کئے جا رہے ہیں، بلڈ پریشر توڑنے والی تمام ادویات گردوں کو خراب کرتی ہیں، اس صورت میں جسم اور ماحول کو گرم رکھنا ہی اصل علاج ہے، مریض کو گرم کپڑے پہنائیں، گرم بوتل کی ٹکور کریں، عضلاتی ادویہ، اغذیہ اور قہوہ دیں۔

سوال: اکثر عورتوں کے تھائیرائیڈ گلینڈ پھول جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: تھائیرائیڈ زگلینڈز دراصل غدد جاذبہ، غیر نالی دار غدد کی طرح ہیں، یہ زیادہ تر ان عورتوں کو ہوتے ہیں، جو فیملی پلاننگ کا کوئی عمل کرتی ہیں، بعض عورتوں کو ویسے بھی ہو جاتے ہیں، بچوں کے گلے (لوز تین) اکثر خراب ہو جاتے ہیں، جہاں رطوبت آئے گی وہاں تسکین کے باعث رطوبت بھرنے سے گلینڈز پھول جاتے ہیں، تحلیل سے ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں، بچوں اور عورتوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے ان کے غدد میں تسکین اکثر ہو جاتی ہے، اور یہ بڑے یا پھول جاتے ہیں، اور یہ عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتی ہے، اسی طرح فیملی پلاننگ کا کوئی بھی عمل کرنے سے یا کسی بھی وجہ سے جنسی و تولیدی افرازات یا ہارمونز میں تبدیل ہونے سے عورتوں کے تمام غدد، چھاتیاں، اوریز اور گردے وغیرہ متاثر ہو جاتے ہیں، ان کے تمام گلینڈز یہاں تک کہ پچوٹری گلینڈز بھی متاثر ہو جاتے ہین، غدد سکڑ سکتے ہیں، پھول سکتے ہیں، اور تحلیل بھی ہو سکتے ہیں، سکڑ جائیں تو رسولیاں بن جاتی ہیں، یہ رسولیاں سارے جسم میں اکثر ہو جاتی ہیں، عورتیں موٹی ہو جاتی ہیں، ان کے اندر رحم میں بھی رسولیاں بن جاتی ہیں، یہ زیادہ تر فیملی پلاننگ کی بنیاد پر ہو رہا ہے، فیملی پلاننگ کے عمل سے تولیدی ہارمونز کا رجحان اوریز و رحم کی بجائے دیگر غدد مثلاً جگر و پتہ، تھائی رائیڈ کی طرف ہو جاتا ہے، یا جسم میں گلٹیاں اور موٹاپا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اگر تھائی رائیڈ پھول جائے تو اپریشن کی بجائے عورتیں ڈوپٹہ اوڑھیں، آپریشن کوئی حل نہیں، اگر ایک جگہ سے گلٹی نکال دی گئی تو اس کا مواد کسی اور شکل میں نکلنے لگتا ہے، اس سے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تھائیرائیڈ

سے خوبصورتی میں فرق نہیں پڑتا، اور نہ ہی کھانے، پینے میں کوئی رکاوٹ اس کو بغیر آپریشن برقرار رکھا جائے، عورتیں پردہ اختیار کریں، اور فیملی پلاننگ کا عمل چھوڑیں۔

سوال: اخلاط تین ہیں یا چار، اس کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: طبّ قدیم کے مطابق اخلاط چار ہیں، مزاج چار ہیں، گرم، خشک، سرد اور تر انھی سے پھر مرکب مزاج بنتا ہے، باریک بینی سے دیکھیں تو چار ہی بنیادی اجزاء ملتے ہیں، نظریہ مفرد اعضاء بھی چار اخلاط کا قائل ہے، خون بھی ایک خلط ہے، بس سمجھنے کا فرق ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کی بعض کتابوں میں ہوا کا مزاج سرد خشک لکھا ہے، جو کہ غلط ہے۔ ہوا اگر سرد خشک ہوتی تو پھر نظر بھی آتی، خشکی ثقل و تجسیمِ بصری کی طرف لیجاتی ہے، آگ گرم خشک ہے، اس لئے خشکی کی بنا پر نظر آتی ہے، جب لطیف ہو جاتی ہے، تو پھر نظر نہیں آتی۔

اخلاط چار ہیں، جب بدن میں سوئی ماری جاتی ہے، تو خون ہی نکلتا ہے، صفراء، سوداء، بلغم کبھی نہیں نکلتے، اس طرح تو خون اصل ہے، باقی خلطیں تو غائب ہو گئیں!!!۔

اعضاء بھی چار ہیں، عضلاتی ٹشوز، غدی ٹشوز، اعصابی ٹشوز، اور الحاقی ٹشوز، الحاقی ٹشوز سوداء سے بنتے ہیں، اور عضلاتی ٹشوز خون سے۔

آگ کے قائم مقام صفراء ہے، ہوا (مزاج گرم تر) کے قائم مقام خون ہے، پانی کے قائم مقام بلغم ہے، مٹی کے قائم مقام سوداء ہے۔

سوداء سے ہڈی، رباط اور اوتار، بال بنتے ہیں، یہ تلی کے تحت ہے، ایلوپیتھی میں خون کے چار گروپ بنائے گئے ہیں، پھر ان سے آگے آٹھ مرکب بنائے گئے ہیں۔

ہوا گرم تر اور لطیف ہے اس لئے نظر نہیں آتی۔

سوال یہ کیا گیا کہ گیلے کپڑے کو ہوا خشک کر دیتی ہے، ہوا اگر تر ہے، تو تری کو کیسے اڑاتی ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ پہلے یہ دیکھیں کہ پانی زیادہ تر ہے یا ہوا؟ پانی سرد تر ہے، اس میں سردی غالب ہے، جبکہ ہوا گرم تر ہے، اس میں گرمی غالب ہے، ہوا میں گرمی اتنی ہے کہ وہ لطیف ہو جاتی ہے، اسی لئے روح کی مددگار ہے، اس لئے خون میں جذب ہو جاتی ہے، قوّت دیتی ہے، ارواح میں بدل جاتی ہے، موسم گرما میں پانی ٹھنڈک کیلئے پیا جاتا ہے، جبکہ گرمی سے بچنے کے لئے ہوا تلاش کی جاتی ہے، بارش سے سکون ہوتا ہے، لیکن زیادہ بارشیں ہوں اور ہوا نہ چلے تو گھٹن پیدا ہوتی ہے، بارش کے ساتھ ہوا چلے تو ہوا کی حرارت سے سکون ملتا ہے، ہوا زیادہ ٹھنڈی ہو جائے تو تر ہو جاتی ہے اور بارش برساتی ہے، اولہ (ژالہ باری) سردی خشکی سے آتا ہے، ہوا خشکی یا زیادہ سردی کی طرف چلی جائے تو پھر سانس کا مسئلہ بنتا ہے، ہوا میں سردی آتی ہے تو ہوا میں زیادہ تری آجاتی ہے، ہوا کثیف ہو جاتی ہے، سردی غالب آجائے تو ہوا تری و مائع میں تبدیل ہو جاتی ہے، یعنی ہوا سے مائع حالت میں چلی جائے گی، کپڑا ہوا کی گرمی کی بنا پر خشک ہوتا ہے، سمندروں کا پانی بھی گرمی کی بنا پر اڑتا ہے، کیونکہ ہوا میں گیلے کپڑے کی نسبت گرمی زیادہ ہے۔

سوال: خواتین اپریشن کے بعد موٹی کیوں ہو جاتی ہیں؟

جواب: رحم نکال دینے سے عورتوں میں صفائی کا نظام رک جاتا ہے، مواد رکنے سے گلٹیاں وغیرہ بن جاتی ہیں، جس سے موٹاپا آجاتا ہے، جس طرح قبض میں پیٹ پھول جاتا ہے، اس لئے کہ مواد خارج نہیں ہو رہا ہوتا، ایسے ہی عورتوں کے مواد کے اخراج نہ پانے سے موٹاپا آتا ہے۔ تولید و افزائش ہو جانے کیوجہ سے تولیدی افرازات جسم میں پھیل کر جسم کو موٹا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

قدیم دور کے لوگ اتنے بیمار نہیں ہوتے تھے، اور نہ ہی اتنے امراض تھے، فیملی پلاننگ، میاں بیوی میں سے کوئی بھی ایسا عمل کرے گا، تو بیماری آئے گی، ایک عضو کو اگر نکال دیا جائے تو اس سے دوسرے اعضاء متاثر ہوتے ہیں، یوٹرس نکال دینے سے اوریز کے ہارمونز میں تبدیلی آجاتی ہے۔ پتہ جگر خراب ہو جاتا ہے، ایام میں کمی اور خرابی آجاتی ہے، پتہ و جگر میں پتھریاں اور جسم میں گلٹیاں

بننے لگتی ہیں، بواسیر ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک عضو کا مواد دوسری طرف رجوع کرنے لگتا ہے، غلط غذا کے استعمال سے بھی عورتیں موٹی ہو جاتی ہیں، ایسی عورتوں میں مردانہ خصوصیات پیدا ہونے لگتی ہیں، وہ نڈر اور بے خوف ہو جاتی ہیں، عضلاتی غدی ہو جاتی ہیں، (علاج کیلئے) انہیں خوف دلائیں ان کا غصہ بند کریں، موقع کی مناسبت سے مدر اغذیہ، ادویہ دیں، غدی عضلاتی ملین، غدی اعصابی اکسیر استعمال کرائیں، اسارون اس سلسلہ میں بہت مفید ہے۔

سوال: ایک مریض ایسا ہے جسے بہت بھوک لگتی ہے، لیکن دو نوالے لینے پر سیر ہو جاتا ہے، جبکہ ایک دوسرا مریض ایسا ہے جسے بھوک بالکل نہیں لگتی لیکن جب کھانا کھانے لگتا ہے، تو شدید بھوک لگ جاتی ہے، ان دونوں کا کیا علاج ہے؟

جواب: پہلا مریض خواہشات کا غلام ہے، وہ جان بوجھ کر کھاتا ہے، اس کی تربیت کریں، اس کی نظر نہیں بھرتی، ورنہ پیٹ اس کا بھرا ہوا ہے، اگر اس کا یہی حال رہا تو اسے بد ہضمی ہو جائے گی، دوا اس کا علاج نہیں ہے، بلکہ ماحول اور نفسیات سے اس کا علاج کریں، اگر نہ سمجھے تو مریض سے غصہ سے پیش آئیں، تاکہ اس کا احساس وشعور بیدار ہو جائے۔

دوسرے مریض کے فم معدہ پر سوداء نہیں گر رہا؛ اس لئے اسے بھوک نہیں لگتی، بھوک کا احساس نہیں ہوتا، جب وہ غذا کھاتا ہے تو اس کے فم معدہ پر سوداء آجاتا ہے اس لئے اسکی بھوک جاگ اٹھتی ہے، ایسے مریض کو کھٹاس دیں، عضلاتی غدی تریاق بھی دے سکتے ہیں۔

سوال: ایک مریض کو شدید بھوک لگتی ہے، اور وہ کھاتا بھی بہت ہے، اگر کچھ دیر نہ کھائے تو کپکپی طاری ہو جاتی ہے؟

جواب: ایسے مریض کا مزاج غدی ہے، اگر اسی طرح کھاتا پیتا رہا، تو پہلے موٹاپا اور پھر شوگر کی طرف چلا جائے گا، اسے دیسی گھی وافر مقدار میں دیں تاکہ چکنائی سے قوّتِ جاذبہ کنٹرول ہو کر، عَروقِ جاذبہ کا منہ بھر جائے اور اس کا ہاضمہ درست ہو جائے۔

استاذ الحکماء نے اجلاس میں تشریف لانے والے تمام حکماء واطبّاء، مہمانانِ گرامی اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

حکیم سلمان سعید نے **صفراء غیر طبعی** کی اقسام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہیپاٹائٹس بھی صفراء کی خرابی سے ہوتا ہے، علاوہ ازیں انسانی جذبات کے مزاجوں پر بھی بات کی۔

حکیم انصر اقبال نے بتایا کہ ایلوپیتھی میں عضو (تاجی شرائین) کے سکڑنے کا علاج نہیں اس لئے وہ سٹنٹ ڈالتے ہیں، جبکہ قانون مفرد اعضاء میں سکیڑ کا شافی علاج موجود ہے (سکیڑ کو تحلیل میں بدل دیں)۔

حکیم میاں عرفان شہزاد نے **ماہنامہ شفاء الدھر کا تعارف** پیش کیا اور کہا کہ حکماء کرام اس کے قاری بنیں اور مضامین بھیجیں، تاکہ ان کو رسالے کی زینت بنایا جاسکے۔

علاوہ ازیں یہ بھی کہا کہ " لوطی فعل" و "لواطت" الفاظ کی بجائے "سَدُومی فعل" و "سَدُومیّتہ" کے الفاظ استعمال کرنا چاہیئے، لوطی فعل کہنے سے حضرت لوط علیہ السلام کی بے ادبی ہوتی ہے۔

اور کہا کے طب اسلامی وطب قدیم میں ہر مرض چھوت چھات سے نہیں ہوتا (سوائے چند ایک مرض کے وہ بھی خاص حالات میں)، ایسے ہی خناق چھوتی مرض نہیں ہے، بلکہ یہ مرض موافق ماحول ملنے، ٹھنڈک، سردی سے خشکی اور گندگی سے لاحق ہوتا ہے، چھوت سے نہیں پھیلتا۔

بقیہ صفحہ نمبر 19

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ سورت البقرة: ۲۶۹

تعارف

صابر شاہین فاؤنڈیشن اور قانونِ صحت

خداوند کریم، رب العالمین نے اس زندگی و کائنات کی ہر شے کو کسی نہ کسی قانون کے تحت پیدا کیا ہے، ہر شئے قوانینِ فطرت کے کسی پہلو کا اظہار ہے، ان قوانینِ فطرت کا جاننا، فطرت کی تسخیر اور اس پر قبضہ پالینا ہے۔

انسانی جوہر میں یہ جذبہ ودیعت کر دیا گیا ہے کہ: قوانینِ فطرت کو جانے! سمجھے! تاکہ اسرار و رموزِ فطرت سے آگاہ ہو کر اسکی تسخیر اور اس پر قبضہ کرلے، سو تحقیق ہی سے انسان فطرت کے ان قوانین کو تلاش، جد و جہد اور سعی و عمل کر رہا ہے، جس کے نتیجہ میں وہ بے شمار قوانینِ فطرت کو سمجھ کر ان پر فتح حاصل کر چکا ہے، بلکہ ان کو زیرِ عمل لا کر سمندر کی گہرائیوں، زمین کی تہوں سے خزانے نکال رہا ہے، اور آسمانوں کی وسعتوں میں پرواز کر رہا ہے، اور اس کامیابی اور فتح سے اسکے جذبات میں اور بھی شدت پیدا ہو گئی ہے، اس لئے شب و روز نئی قدروں اور راہوں پر دوڑا چلا جا رہا ہے، اور روز بروز فتح مند اور کامیاب ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیئت بھی یہی ہے، کہ متلاشی کو ملتا ہے: لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (القرآن)

انہی لوگوں کو محقق و مجدد اور فلاسفر و سائنسدان کہتے ہیں، ان میں سے جو لوگ پیغمبروں اور رسولوں کی تعلیمات کو ذریعۂ تحقیق بناتے ہیں، دیگر لوگوں کو بھی ہر پہلو سے تعمیر و ترقی، فلاح و بھلائی اور اصلاح و کامیابی کی طرف گامزن کر دیتے ہیں، اور نفس میں کجی رکھنے والے نفس پرست نفسِ امارہ سے مغلوب، قوانینِ فطرت کی خلاف ورزیاں کر کے قوم و ملت بلکہ انسانیت کو تخریب کاری و تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔

قوانینِ فطرت کا ایک قانون:

قانونِ صحت بھی ہے، جو کائنات میں کسی بھی شئے کی ہیئت و ترکیب اور ساخت کے لحاظ سے اپنے اپنے مقام پر صحیح، درست افعال سر انجام دیتے رہنے سے متعلق ہے، اگر اس شئے میں کسی بھی لحاظ سے اور کسی بھی طرح (خواہ ہئیت و ساخت یا افعال میں) خرابی واقع ہوجائے تو اسے درستگی کی طرف گامزن کرنے کے اصول و قواعد کو بیان کرتا ہے۔

جس کا علم تخلیقِ انسان اول (حضرت آدم علیہ السلام) کے ساتھ ہی اس کو عطا کر دیا گیا تھا، مگر انسان کی کثرت تولید و افزائش نسل کے باعث یہ علم ہر شخص کی علمی و ذہنی قابلیت و انداز، استطاعت کے مطابق اگلی نسلوں میں منتقل ہوتا رہا ہے، جیسے جیسے انسان کے علم و شعور و جستجو میں اتار چڑھاؤ، بحران واقع ہوتے رہے، ویسے ہی علم و عمل اور شعور و مذہب میں نشیب و فراز اور بحران واقع ہوتے رہے۔

یونانیوں کے فلاسفر و حکماء نے ان قوانینِ صحت کو اپنے دور کی اہلیت کے مطابق خوب سمجھا اور اسکے اصول اور قواعد کو تحریر و تدوین کی صورت میں محفوظ کیا، مختصراً یہ کہ نشیب و فراز میں سے گزرتے ہوئے، یہ علم دورِ اسلامی میں خوب نمو و ارتقاء کی طرف گامزن ہوا۔

قوانینِ فطرت و قوانینِ صحت تو کائنات حیات (کائنات خلق و کائنات اسباب) میں تخلیق ہی سے خالقِ کائنات کی طرف سے جاری و ساری و لاگو ہیں، انسان کا کام ان کو تلاش کرنا، سمجھنا اور انکے مطابق عمل کر کے تسخیر کائناتِ حیات کرنا ہے، تو اسلامی دور میں قرآن مجید، کتاب اللہ، فرقانِ حمید و لطیف سے ان قوانینِ فطرت کی ہر پہلو

سے مختلف انداز میں خوب وضاحت کی گئی اور مسلم علماء و فلاسفر، محققین و حکماء نے انسانیت کی تعمیر و ترقی و تجدیدیت و فلاح کیلئے کئی کتب لکھیں اور اپنے عمل و طریقہ سے بھی ثبوت دیئے، مثلاً دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم، واسلامی دور حکومت کے علمی و عملی، تعمیری اور فلاح انسانیت کے کارنامے وغیرہ۔

حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہی قوانینِ فطرت اور قانونِ صحت پر اپنے دور تحقیق و تجدید (۱۹۲۵ء تا ۱۹۷۲ء) میں موجود علم و فنِ طب کا ناقدانہ و محققانہ مطالعہ کیا اور موازنہ، استخراج واستنباط بھی کیا، جسکے نتیجہ میں انہوں نے نظریہ مفرد اعضاء (Uni organ Theory) وضع کیا جس کو انہوں نے جوہر اور مادے کے قانونِ تخلیق سے حاصل کیا، یہ بھی قانونِ فطرت ہے، جس میں تخلیقی جوہر امر "کُن" (کلام اللہ مشیئتِ الٰہی غیر مرئی) سے تخلیقی مادہ "فیکون" (اثیر، ہیولیٰ، عناصر اربعہ) سے اجزاء ایٹم، خلیہ پھر موالیدِ ثلاثہ و کائنات، فضاء و خلاء یعنی شمس و قمر، نجوم و کواکب اور افلاک وغیرہ نظام ہائے کائنات و آفاق کو بیان کیا گیا ہے۔

انسان اس کارخانہ کائنات کا جُز ہے، جب جُز (انسان) میں جسمانی و روحانی، نفسیاتی واخلاقی بگاڑ و خرابی پیدا ہوتی ہے، تو کُل (یعنی کائنات) پر بھی اچھے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اسی طرح جب کائنات یا نظام ہائے کائنات وآفاق (کُل) میں کوئی خرابی یا بگاڑ پیدا ہوتا ہے، تو وہ انسانی صحت (جسمانی، روحانی و اخلاقی و نفسیاتی) پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ علم و فنِ طبِّ قدیم بالکل صحیح اور قانونِ فطرت کے مطابق ہے،

کیونکہ طبِ قدیم باقاعدہ علم اور سائنس ہے، جس کے اصول و مبادی فطری قوانینِ صحت کے بیان کردہ اصولوں سے منطبق ہیں اور مزید یہ کہ جب تک اسکے اصول و قواعد کو مدنظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے، تو یقینی شفا ہوتی ہے۔

صابر شاہین فاؤنڈیشن بھی انسانیت کو اپنی جسمانی، روحانی، ذہنی، نفسیاتی و اخلاقی صحت کی حفاظت اور بیمار ہونے پر صحت کی بحالی کیلئے انہی فطری قوانین اور صحت کے قوانین واصول و قواعد سے علمی، عملی ہر طور پر آگاہ کرنے کیلئے وجود و عمل میں لائی گئی ہے، قانونِ صحت کے اصولوں کے تحت ہزاروں لوگ شفاء یاب ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں، قانونِ صحت کے فطری اصولوں کے مطابق ہی تدابیر و علاج کامیاب ہوسکتا ہے، سستا اور ہر انسان کی دسترس میں بھی۔

صابر شاہین فاؤنڈیشن کا مقصد و منشور

❖ فاؤنڈیشن ہذا فروغ طبِ قدیم، یونانی، ایورویدک اور قانون مفرد اعضاء کیلئے خیراتی، غیر سیاسی اور غیر تجارتی ادارہ ہے۔

❖ فاؤنڈیشن ہذا کے تحت طبّی تعلیمی ادارہ جات، تحقیقی و تشخیصی مراکز، ڈسپنسریاں/طبّی شفاء خانے اور مستشفیٰ (ہسپتالز) قائم کرنا، جن میں مروجہ سہولیات فراہم کرنا۔

❖ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق طبِ قدیم کی تجدید شدہ صورت "قانون مفرد اعضاء" کی ترقی و ترویج اور اس پر تحقیقی مقالہ جات لکھنے والے محققین کی حوصلہ افزائی کرنا۔

❖ ملکی بین الاقوامی سطح پر عامۃ الناس میں" صحت اور غذاء میں تعلق" سے متعلق جانکاری پیدا کرنے اور" علاج بالغذا" کا تعارف علاج بالغذاء کی اہمیت وافادیت واضح کرنا اور ترویج کے لیے سیمینارز کروانا دور افتادہ علاقوں میں طبی کیمپوں کا اہتمام وانعقاد کروانا، طبی اخبارات ورسائل کتب شائع کرنا۔ حادثات، جنگ، سیلاب اور قدرتی آفات کی صورت میں متاثرین کو طبّی امداد کے ساتھ رفاہی خدمات پیش کرنا۔

❖ ہر طرح سے انسانی زندگی اور صحت کی حفاظت کے جملہ مقاصد کی تکمیل کیلئے تدابیر کرنا، عملی جامہ پہنانا، حفظانِ صحت کے اصول وضوابط کی تشہیر کرنا، اپنے مقررہ قواعد کی روشنی میں حکومتی صحت کی پالیسیوں سے متعلق تعاون کرنا بین الاقوامی سطح پر اپنے افکار بابت صحت و غذاء کا پرچار کرنا۔

غذاء کے افعال واثرات اور اہمیت

پس ضروری ہے کہ انسان اپنی غذاء وطعام میں غور وفکر کرے۔
(سورۃ عبس آیت ۲۴)

حلال طیب چیزوں میں سے کھاؤ پیؤ اور اسراف نہ کرو، بلاضرورت، بلا بھوک وپیاس نہ کھاؤ اور نہ ہی بسیاری خوری کرو۔
(مفہوم آیت ۳۱ سورۃ اعراف ا)

قابل غور وفکر:

قدرتی غذاؤں اور دواؤں سے علاج کیوں کیمیکل ادویہ سے کیوں نہیں؟

.... کیونکہ............!!!

کیمیکل، سٹیرائڈز ادویہ جتنی تیزی سے اثرانداز ہوتی ہیں، تکلیف کو رفع یاسکون دیتی ہیں؛ اتنی ہی تیزی سے جسم کے دوسرے اعضاء (بافتوں، انسجہ، ٹشوز) کو متاثر کرتی ہیں، اور یہ کیمیکل، سٹیرائڈز ادویہ صرف وقتی طور پر علامات کو چھپا کر وہاں کے حسی اعصاب کو بلاک (بے حس، سن) کرکے درد، تکلیف، علامات کو دبا دیتی ہیں؛ لیکن مرض اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے بلکہ مزید بڑھ کر پیچیدہ اور مشکل العلاج ہوجاتا ہے، اور موقع ملنے پر مرض دوبارہ پہلے سے زیادہ سخت حملہ کرتا ہے، اس لئے کیمکل ادویہ کی بجائے فطری طریقہ علاج ؛علاج بالغذاء اور قدرتی، نباتی ادویہ، اغذیہ کو طبیعت اور مزاج کے مطابق استعمال کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

غذاء سے کردار بنتا ہے

❁ غذاء ہی سے خون بنتا ہے اور خون کے اجزاء، ترکیب و ساخت، ماہیت، قوام، کیفیت و مزاج اور انسجہ وٹشوز بنتے ہیں، اور غذاء سے اعضائے انسانی بنتے بڑھتے وارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔

❁ اعضائے بدن کے افعال، صحت، قوت مدافعت (Immunity force) توانائی و حرارت اور انسانی کردار، فکر وادراک سب غذاء سے حاصل ہوتے ہیں.

❁ مختلف طریقوں (حلال وحرام) سے کمائی ہوئی غذاء کھانے سے مختلف قسم (مختلف مزاج، کیفیت، اثرات، خواص وقوام) کا خون بنتا ہے۔

❁ حلال وطیب غذاء کھانے سے پاک وطیب ارواح وخون اور انسجہ (Tissues) پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں مثبت، تعمیری اور صالح سوچ وفکر اور اخلاقِ حمیدہ پیدا ہوتے ہیں اور انسجہ و اعضاء بھی صحت مند و توانا بنتے اور نشو، ارتقاء پاتے ہیں جس کے نتیجہ میں انسان روحانی جسمانی اور اخلاقی امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

❁ حرام وناجائز طریقوں (غصب، دھوکہ دہی وغیرہ) سے حاصل شدہ غذاء کھانے سے سوچ وفکر، اخلاق وکردار، شعور وجذبات بھی منفی اور تخریبی اور خودغرضی والے پیدا ہوتے ہیں، یادرکھیں!! جسمانی و روحانی، نفسیاتی واخلاقی امراض سے اعضائے جسمانی کے افعال کا دھارا بھی بدل جاتا ہے، جس کی وجہ سے عضوی و جسمانی امراض بھی پیدا ہوجاتے ہیں، یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ: بدن کا وجود اور اس کی طاقت کادارومدار غذاء پر ہے کیونکہ خون کی تعمیر و تکمیل صرف غذاء سے پُر ہوتی ہے، خون غذاء سے بنتا ہے نہ کہ دواء سے اور خون ہی حرکت وزندگی، شعور وجذبات، شوق ورفع، خیر وشر کی تمیز پیدا کرتا ہے۔

علاج بالغذاء کا مطلب:

کسی مرض کے لاحق ہونے کی صورت میں مزاج کی مناسبت سے طبیعت اور قوت مدبرہ بدن (وائٹل فورس Vital force) کی معاونت کیلئے بدن واعضاء کی ضروریات کو مناسب اور معقول غذاء وماحول وجذبات سے پورا کرنا ہے، کیونکہ: خراب صحت کی بحالی کیلئے غذاء کا اثر 50% فیصد ہوتا ہے اور 25% فیصد ماحول کا اثر ہوتا ہے، اور صرف 25% فیصد ادویہ کا اثر ہوتا ہے،

- اسی طرح غذاء کی کمی بیشی یا تبدیلی سے خون میں کیمیاوی تبدیلی ہو کر امراض پیدا ہوتے ہیں، اور اسی مزاج کے مطابق غذاء میں ردوبدل اور کمی بیشی اور ماحول وسوچ میں تبدیلی کرکے امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔
- بچہ دودھ اور غذاء ہی سے جسمانی، روحانی، شعوری، جذباتی، اخلاقی نشوونما پا کر قوت اور صحت مند جوانی اور بڑھاپے تک پہنچتا ہے۔ غذا سے جسم وصحت، اخلاق وکردار بنتے ہیں۔

غذاء کب اور کیسے کھانی چاہیے

- غذاء شدید بھوک پر کھانی چاہیے، بغیر بھوک کھائی ہوئی غذا خمیر بن جاتی ہے، جس کا تعفن، تزابیت اور زہر جسم پر بوجھ، تبخیر معدہ اور دیگر امراض کا باعث بنتا ہے۔
- بلاضرورت کھائی ہوئی غذاء ضعفِ جسم کا سبب بنتی ہے۔
- غذاء خوب پکی ہوئی، ذائقہ دار، پسندیدہ ہو، اگر طبیعت نے پسند نہ کیا تو غذاء ہضم نہیں ہوگی۔
- جب تھکاوٹ ہو تو غذاء کھانے سے پرہیز کریں۔
- ایک غذاء سے دوسری غذاء کے درمیان وقفہ کم از کم 6 چھ گھنٹے ہو، غذاء کھانے میں وقت کی پابندی نہیں بلکہ حقیقی بھوک پر کھانی چاہیے، چاہے وقفہ زیادہ ہوجائے۔
- اغذیہ پاک، صاف، اور حلال کمائی کی ہوں، ورنہ کسی نہ کسی صورت کے امراض لاحق ہونا لازمی امر ہے
- ان ہدایات پر کھائی ہوئی غذاء خون میں تبدیل ہو کر بدل ما یتحلل، اعضا وجسم کی نشوونما کا سبب بنتی ہے، جو بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت وقوت مدبرہ بدن کی مدد کرتی ہے۔
- غذاء سے اخلاق وکردار، عقل وفہم، شعور وجذبات اور جسمانی صحت وحرارت پیدا ہوتی ہے۔

اگر آپ ان امور سے اتفاق کرتے ہیں، تو! آپ کو اس فاونڈیشن میں شمولیت اختیار کرکے یقین واتحاد سے منظّم طور پر اس تحریک کو آگے بڑھانے کی دعوت ہے۔

0300-4213542 ★ 042- 37580888

Sabirshaheenfoundation@yahoo.com

.facebook./Sabirshaheenfoundation

بنک اکاؤنٹ **MUCB 05220936710035**

ICHHRA BRANCH

SABIR SHAHEEN FOUNDATION

آپ کے طبّی مسائل اور ان کا حل

اپنے طبّی مسائل لکھتے وقت مریض کے بارے میں درج ذیل معلومات فراہم کریں

۱. نام 2. عمر 3. جائے پیدائش ۴. جائے پرورش 5. پیشہ 6. علامات مریض

7. اب کس جگہ رہائش پذیر ہیں 8. رنگ (گندمی، سفید یا بلیک)

حکماء حضرات اپنے تجربات و مشاہدات کو مفاد عامہ اور خدمت خلق میں ایک قدم اور بڑھاتے ہوئے ماہنامہ شفاء الدھر لاہور کے صفحات کو رونق بخشیں۔

نوٹ: مجربات کی تشریح میں مشینی، خلطی اثرات، خواص وافعال بالاعضاء والاخلاط بیان فرمائیں۔

گذارش! تمام مضمون نگار احباب سے گذارش ہے کہ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خصوصی خیال فرمائیں!

مضمون علمی، تحقیقی اور حقائق پر مبنی ہو ❁ خوشخط تحریر کریں۔ ❁ ورق کی ایک جانب لکھیں

خط و کتابت بنام مدیر مسؤل بیت الحکمت مدنی علاج بالغذا علاج بالدوا چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

اطباء کیلئے خاص ہدایات

۱۔اپنے دین (اسلام یا دیگر) کے مطابق شرع پر عمل کریں، اور جہاں تک ممکن ہو تقویٰ اپنے اوپر لازم رکھیں۔

۲۔اس نیت سے حکمت کی جائے کہ مخلوق خدا کی خدمت ہو، انسانیت کی صحت و تربیت ہو تا کہ یہ فن عبادت بن جائے۔

۳۔شِفاء ہمیشہ منجانب اللہ سمجھنی چاہئے۔اپنے علم اور لیاقت پر تکبر یا گھمنڈ نہ کریں۔

۴۔سب سے پہلے مرض کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اگر سمجھ نہ آئے تو ہاتھ نہ ڈالا جائے۔بعد سمجھنے کے علاج حسب حیثیت کیا جائے اگر اپنی سمجھ میں یہ بات آئے کہ مریض فوت ہو جائے گا تو اس سے کچھ نہ لیا جائے اس امر کی کوشش کی جائے کہ کسی کو تنگ کر کے نہ لیا جائے۔

۵۔درج ذیل اشخاص کے ساتھ حتیٰ الوسع رعائیت کی جائے: مسکین وغریب خواہ کسی مذہب کا ہو، اہل قرابت، ہمسایہ بلا لحاظ مذہب ومسلک، محسن (جس نے آپ پر کوئی احسان کیا ہو)، ہم مجلس۔

۶۔علاج میں تعصب کو ذرا بھی دخل نہ دیا جائے۔

۷۔مطالعہ روزانہ کیا جائے خواہ کم سے کم ہو خاص کر رات کو اپنے فن کے متعلق اور صبح قرآن بمعہ ترجمہ خواہ دو آیات ہی ہوں۔

۸۔مریض کی صحت کیلئے در پردہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

۹۔اہل فن اگر غریب ہو اور علمی امداد چاہئے تو کبھی دریغ نہ کیا جائے۔

۱۰۔زہریلی ادویہ پر خاص نشان رکھا جائے۔

1. ماہنامہ ''شِفاءُالدّھر'' صابر شاہین فاؤنڈیشن کے زیر انتظام و اہتمام چھپنے والا خالص طبی، تحقیقی، تخلیقی اور علمی وفنی جریدہ ہے جس میں طب قدیم کی حقانیت، تحقیق، تدقیق اور فصاحت و بلاغت بیان کی جاتی ہے۔
2. اس میں اصول طب بسلسلہ قیامِ صحت و تدارکِ مرض، واضح و بیان کیے جاتے ہیں۔
3. اس میں علاج بالغذا کے علمی دلائل، اخلاط اور اعضائے بدن کے مزاج، افعال، نفسیات اور ان کی ضرورت کے ساتھ ربط و تطبیق دے کر بیان کیے جاتے ہیں اور دلائل کے ثبوت کیلئے عملی طور مزاج کے مطابق اور بدن و اعضائے بدن کی برموقع ضرورت کے مطابق غذا کھلا کر حصولِ صحت و قیام صحت کے مشاہدات و تجربات اور پھر ان کی حقانیت واضح و بیان کی جاتی ہے۔
4. شِفاءُالدّھر میں بدن اور اعضائے بدن کی ''طبعی و نارمل Healthy'' اور ''مرضی Diseasic'' کیفیات و تحریکات و افعال اور شافی تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔
5. ماہنامہ ''شِفاءُالدّھر'' فطرت کی پیروی و معاونت میں علاج بالغذا کا داعی ہے۔

نوٹ: ماہنامہ ''شِفاءُالدّھر'' آزادانہ طبی بحث و تمحیص اور تحقیق و تنقید کا حامی ہے۔ لیکن ادارہ کا مضمون نگار حضرات اور ناقدین صاحبان سے کلی اتفاق ضروری نہیں۔

زیر انتظام و اہتمام

صابر شاہین فاؤنڈیشن® لاہور

خط و کتابت و ترسیل زر

علاج بالغذا — علاج بالدوا

مدنی بیت الحکمت

چوک یتیم خانہ لاہور پاکستان

042-37580888